سلسلہ
اصلاحی خطباتِ جمعہ
و دروس نمبر: 12

اللہ رب العزت کی
غیبی نصرت و مدد

کا ایمان افروز تذکرہ

مولانا محمد نعمان صاحب

استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات، تحریری و تقریری بیانات
اور تعارف کتب کے لیے اس وانس ایپ نمبر پر رابطہ کریں 92 3191982676

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
اللہ رب العزت کی غیبی نصرت و مدد کا ایمان افروز تذکرہ	
قرآن کریم کی روشنی میں نصرت الٰہی کی اہمیت و فضیلت	
مدد صرف اللہ کی طرف سے ہے	۸
نصرت الٰہی پر کوئی چیز غالب نہیں	۸
تکلیف اور راحت اللہ رب العزت کے امر سے ہے	۸
رب العالمین کی طرف سے بھلائی کو کوئی ٹال نہیں سکتا	۹
حضرت ایوب علیہ السلام کے غیبی نصرت اور مال و اولاد کا دگنا عطا ہونا	۹
حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی کی پیٹ میں غیبی حفاظت	۱۰
حضرت زکریا علیہ السلام کو بوڑھاپے میں اولاد کا عطا ہونا	۱۰
مجبور اور بیقرار کی تکلیف کو اللہ ہی دور کرتا ہے	۱۱
احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں نصرت الٰہی کی اہمیت و فضیلت	
نصرتِ الٰہی کو پانے والے اعمال	۱۱
اللہ تعالی کی مدد اعمال سے حاصل ہوتی ہے	۱۱
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابن عباس کو پانچ نصیحتیں	۱۲
ضعفا کے ذریعے تمہاری نصرت اور مدد کی جاتی ہے	۱۳
جنگِ بدر میں غیبی مدد کے لئے فرشتوں کا اترنا	۱۳
جنگِ احزاب میں اللہ تعالی کی مدد و نصرت	۱۴

تیسرے آسمان سے غیبی نصرتِ الہی	۱۶
چپل کے ذریعے عین موقع الزام پر نصرتِ الہی	۱۷
دُعا کی برکت سے غیبی رزق کا انتظام ہوگیا	۱۸
نماز اور دعا کے ذریعے سے غیبی نصرت و مدد	۲۰
حضرت سارہ کی عزت و ناموس کی غیبی حفاظت	۲۲
کفار کی قید میں موجود حضرت اُم شریک کی نصرتِ خداوندی	۲۳
حضرت زنیرہ پر ابوجہل کا بے پناہ تشدد اور نصرتِ الٰہی	۲۵
تین دن تک آگ کے گڑھے میں رہنے والی نومسلم خاتون کی نصرتِ الہی	۲۶
مٹی اور برادے کا آٹے میں تبدیل ہوجانا	۲۷
تنگدستی کے ایام میں امام ابوقلابہ رحمہ اللہ کی غیبی نصرت	۲۸
دورانِ سفر سخت پیاس اور غیبی امداد	۲۸
نصرت الہی کے بدولت کان سے کنکری نکل گئی	۲۹
غیبی کفن کا انتظام اور جنازے میں ازدحام	۳۰
امام حیوہ بن شریح کی دعا سے غیبی قرض کا انتظام ہوگیا	۳۲
مجاور حرم کا فاقہ اور غیب سے رزق کا انتظام	۳۳
اللہ کے مقرب بندوں کی غیبی نصرت و مدد	۳۴
خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور غیبی نصرت کے ذریعے رہائی	۳۵
حضرت رابعہ بصریہ کی چادر کی غیبی حفاظت	۳۷
مہمان کے اکرام کے سبب ایک غیبی بکری دودھ اور شہد دینے لگی	۳۷

تکلیف اور تنگدستی کے بعد نصرت الہی	۳۹
ایک ٹیکسی ڈرائیور کا صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ کر دعا مانگنا اور اسکی غیبی مدد	۴۰
سفرحج میں ایک خاتون کی غیبی مدد	۴۳
ایک ازدھے کے ذریعے پاؤں سے زہریلے مواد کا اخراج	۴۴
ایک سال تک اللہ تعالی نے رقم کی حفاظت کی	۴۵
زندگی سے مایوس بیمار کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا سکھانا اور شفایابی	۴۵
اللہ رب العزت نے شیر کے ذریعے کنویں سے باہر نکال دیا	۴۷
نصرت الہی کی وجہ سے جان بچ گئی	۴۸
نصرتِ الہی سے موت کے منہ رہائی پانے والا	۵۰
شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی فقر و فاقہ کے دوران غیبی نصرت	۵۱
بچہ پل پر سے گرا اور صحیح سالم تھا	۵۳
ایک مفلوج شخص کو بچھو کے ڈسنے سے شفاء ہوگئی	۵۴
بیماری سے تنگ آکر چھری ماری اور وہ ذریعہ شفاء بن گئی	۵۵
حضرت دانیال علیہ السلام کی بھوکے شیروں سے حفاظت اور غیبی رزق کا انتظام	۵۶
تین محدثین پر فقر و فاقہ اور غیبی رزق کا انتظام	۵۸
امام بخاری رحمہ اللہ کی تنگ دستی میں غیبی نصرت	۵۸
ایک جوڑے کے مالک کو اللہ تعالی نے گورنر بنا دیا	۵۹
اللہ رب العزت ہر ایک کے ساتھ اُس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہے	۶۰
نماز کے طفیل کھیت کے لئے پانی کا غیبی انتظام	۶۰

نماز کے طفیل غیبی نصرت الٰہی	٦١
غیبی نصرتِ الٰہی کے ذریعے جہاز کو لوٹ آنا	٦٢
ایک شیر خواہ بچے کے رزق کا انتظام اللہ نے قبر میں کیا	٦٣
دیانت دار شخص کی غیبی نصرت الٰہی	٦٤
نصرت الٰہی سے محرومی کے اسباب	٦٦

اللہ رب العزت کی غیبی نصرت و مدد کا ایمان افروز تذکرہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِینُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَیِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ یَھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ، وَمَنْ یُضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَأَشْھَدُ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیکَ لَہٗ، وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. أَمّابعد: فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ.

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ:

﴿وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ الْعَزِیزِ الْحَکِیمِ﴾ (آل عمران: ۱۲۶)

وَفِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿إِنْ یَنْصُرْکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمْ وَإِنْ یَخْذُلْکُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِی یَنْصُرُکُمْ مِنْ بَعْدِہِ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾ (آل عمران: ۱۶۰)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا یَنْصُرُ اللّٰہُ ھَذِہِ الْأُمَّۃَ بِضَعِیفِھَا، بِدَعْوَتِھِمْ وَصَلَاتِھِمْ وَإِخْلَاصِھِمْ. ①

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ الدِّینَ یُسْرٌ، وَلَنْ یُشَادَّ الدِّینَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَہٗ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَأَبْشِرُوا، وَاسْتَعِینُوا بِالْغَدْوَۃِ وَالرَّوْحَۃِ وَشَیْءٍ مِّنَ الدُّلْجَۃِ. ②

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابل صد احترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!

میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا ان میں اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد کا ذکر

---

① سنن النسائی: کتاب الجهاد، باب الاستنصار بالضعیف، رقم الحدیث: ۳۱۷۸

② صحیح البخاری: کتاب الإیمان: باب الدین یسر، رقم الحدیث: ۳۹

ہے، جب بھی کسی مسلمان پر کوئی تکلیف یا پریشانی آئی اور ایسے میں اگر وہ اللہ سے مدد ونصرت طلب کرے تو رب العالمین اسکی غیبی مدد فرماتے ہیں، قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ میں متعدد مقامات پر اللہ تعالی سے نصرت و مدد مانگنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

قرآن کریم کی روشنی میں نصرت الٰہی کی اہمیت وفضیلت

مدد صرف اللہ کی طرف سے ہے

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَمَاالنَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾ (آل عمران: ۱۲۶)

ترجمہ: مدد صرف اللہ ہی کے پاس ہے جو مکمل اقتدار کا بھی مالک ہے، تمام تر حکمت کا بھی مالک۔

نصرت الٰہی پر کوئی چیز غالب نہیں

ایک اور مقام پر فرمایا کہ اللہ کے مقابلے میں تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا:

﴿إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِى يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾ (آل عمران: ۱۶۰)

ترجمہ: اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں، اور اگر وہ تمہیں تنہا چھوڑ دے تو کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کرے؟ اور مومنوں کو چاہئے کہ وہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔

تکلیف اور راحت اللہ رب العزت کے امر سے ہے

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَإِنْ يَمْسَسْکَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسَسْکَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ. وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ﴾ (انعام: ۱۷، ۱۸)

ترجمہ: اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو خود اس کے سوا اسے دور کرنے والا کوئی نہیں، اور اگر وہ تمہیں کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی ہے اور وہ اپنے بندوں کے اوپر مکمل اقتدار رکھتا ہے، اور وہ حکیم بھی ہے، پوری طرح باخبر بھی۔

رب العالمین کی طرف سے بھلائی کو کوئی ٹال نہیں سکتا

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (یونس: ١٠٧)

ترجمہ: اور اگر تمہیں اللہ کوئی تکلیف پہنچا دے تو اس کے سوا کوئی نہیں ہے جو اسے دور کر دے، اور اگر وہ تمہیں کوئی بھلائی پہنچانے کا ارادہ کر لے تو کوئی نہیں ہے جو اس کے فضل کا رخ پھیر دے۔ وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے، اور وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی غیبی نصرت اور مال وولاد کا دگنا عطا ہونا

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَى لِلْعَابِدِينَ﴾ (الأنبياء: ٨٣، ٨٤)

ترجمہ: اور ایوب کو دیکھو! جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ تکلیف لگ گئی ہے اور تو سارے رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ پھر ہم نے ان کی دعا قبول کی، اور انہیں جو تکلیف لاحق تھی اسے دور کر دیا اور ان کو ان کے گھر والے بھی دیے، اور ان کے ساتھ اتنے ہی لوگ اور بھی تاکہ ہماری طرف سے رحمت کا مظاہرہ ہو اور عبادت کرنے والوں کو ایک یادگار سبق ملے۔

حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی کی پیٹ میں غیبی حفاظت

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ.﴾(الأنبياء:۸۷،۸۸)

ترجمہ: اور مچھلی والے (پیغمبر یعنی یونّس علیہ السلام) کو دیکھو! جب وہ خفا ہو کر چل کھڑے ہوئے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ ہم ان کی کوئی پکڑ نہیں کریں گے۔ پھر انہوں نے اندھیریوں میں سے آواز لگائی کہ: (یا اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک میں قصوروار ہوں۔ اس پر ہم نے ان کی دعا قبول کی، اور انہیں گھٹن سے نجات عطا کی۔ اور اسی طرح ہم ایمان رکھنے والوں کو نجات دیتے ہیں۔

حضرت زکریا علیہ السلام کو بوڑھاپے میں اولاد کا عطا ہونا

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَى رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَى وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾(۸۹،۹۰)

ترجمہ: اور زکریا کو دیکھو! جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا تھا کہ: یا رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑیئے، اور آپ سب سے بہتر وارث ہیں۔ چنانچہ ہم نے ان کی دعا قبول کی، اور ان کو یحییٰ (جیسا بیٹا) عطا کیا، اور ان کی خاطر ان کی بیوی کو اچھا کر دیا، یقیناً یہ لوگ بھلائی کے کاموں میں تیزی دکھاتے تھے، اور ہمیں شوق اور رعب کے عالم میں پکارا کرتے تھے، اور ان کے دل ہمارے آگے جھکے ہوئے تھے۔

مجبور اور بیقرار کی تکلیف کو اللہ ہی دور کرتا ہے

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَإِلَهٌ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ﴾ (النمل: ٦٢)

ترجمہ: بھلا وہ کون ہے کہ جب کوئی بیقرار اسے پکارتا ہے تو وہ اس کی دعا قبول کرتا ہے، اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور جو تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟ کیا (پھر بھی تم کہتے ہو کہ) اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟ نہیں! بلکہ تم بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں نصرت الٰہی کی اہمیت وفضیلت

نصرتِ الٰہی کو پانے والے اعمال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا يَنْصُرُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا، بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ. ①

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس امت کی امداد کمزور افراد کی دعا، نماز اور سچائی کی برکت سے فرمائیں گے۔

اللہ تعالی کی مدد اعمال سے حاصل ہوتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَأَبْشِرُوا، وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ. ②

ترجمہ: دین بہت آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی کرے گا وہ اس پر غالب آ جائے گا، پس تم لوگ میانہ روی کرو اور (اعتدال سے) قریب رہو اور خوش ہو جاؤ (کہ تمہیں ایسا دین ملا) اور صبح اور دوپہر کے بعد اور کچھ رات میں عبادت کرنے سے دینی قوت حاصل کرو۔

---

① سنن النسائی: کتاب الجهاد، باب الإستنصار بالضعیف، رقم الحدیث: ٣١٧٨

② صحیح البخاری: کتاب الایمان: باب الدین یسر، رقم الحدیث: ٣٩

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابن عباس کو پانچ نصیحتیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یَـاغُلَامُ إِنِّی أُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ، اِحْفَظِ اللَّهَ یَحْفَظْکَ، اِحْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُـجَاهَکَ، إِذَاسَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَااسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوْ اجْتَـمَعَتْ عَلَی أَنْ یَنْفَعُوکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوکَ إِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَهُ اللَّهُ لَکَ، وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَی أَنْ یَضُرُّوکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوکَ إِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَهُ اللَّهُ عَلَیْکَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ. ①

ترجمہ: لڑکے! اللہ تعالیٰ کے تمام احکام امر و نہی کا خیال رکھو۔ اللہ تعالیٰ تمہارا خیال رکھے گا، اگر تم اللہ تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری کرتے ہوئے ان چیزوں پر عمل کرو گے جن پر عمل کرنے کا اس نے حکم دیا ہے اور ان چیزوں سے اجتناب کرو گے جن سے اجتناب کرنے کا اس نے حکم دیا۔ نیز تم ہر وقت اور ہر معاملہ میں اسی کی رضا و خوشنودی کے طالب رہو گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ بھی تمہارا خیال رکھے بایں طور کہ تمہیں دنیا میں بھی ہر طرح کی آفات اور مصیبتوں سے بچائے گا اور آخرت میں بھی ہر عذاب و سختی سے محفوظ رکے گا، جیسا کہ فرمایا گیا ہے (ومن کان للہ کان اللہ لہ) یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کا ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حق کا خیال رکھو گے تو تم اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ پاؤ گے یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کو ہر لمحہ یاد رکھو گے، اس کے نظام قدرت میں غور و فکر کرو گے اور ان نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہو گے تو تم اس کی بے پایاں رحمتوں اور اس کے انعامات کو اپنے سامنے پاؤ گے) جب تم سوال کا ارادہ کرو تو صرف اللہ تعالیٰ کے آگے دست سوال دراز کرو، جب تم (دنیا و آخرت کے

---

①سنن الترمذی: بَابُ مَا جاءَ فِی صِفَةِ أَوَانِی الحَوْضِ، باب رقم الحدیث: ٢٥١٦

کسی بھی معاملہ) میں مدد چاہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔ اور یہ جان لو کہ اگر تمام مخلوق کہ خواہ عوام ہوں یا خواص، انبیاء ہوں یا اولیاء اور ائمہ دین ہوں یا سلاطین دنیا مل کر بھی تمہیں نفع پہنچانا چاہیں (یعنی اگر بفرضِ محال یہ ساری مخلوق اس بات پر اتفاق کر لے کہ وہ سب مل کر تمہیں کسی دنیاوی یا اخروی معاملہ میں کوئی فائدہ پہنچا دے تو ہرگز تمہیں نفع نہیں پہنچا سکے گی، علاوہ صرف اس چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے اور اگر دنیا کے تمام لوگ مل کر بھی تمہیں کسی طرح کا کوئی نقصان وضرر پہنچانا چاہیں تو وہ ہرگز تمہیں کوئی نقصان وضرر نہیں پہنچا سکیں گے علاوہ صرف اس چیز کے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے، قلم اٹھا کر رکھ دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔

ضعفا کے ذریعے تمہاری نصرت اور مدد کی جاتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ. ❶

ترجمہ: تمہیں (دشمنان دین کے مقابلہ پر) مدد وسہارا اور رزق کن لوگوں کی برکت سے ملتا ہے انہی کی برکت سے جو ضعیف وناتواں اور غریب ونادار ہیں۔

اللہ رب العزت اپنے بندوں کی مدد فرماتے ہیں، اکثر جنگوں میں صحابہ کرام کی تعداد کم ہوتی ہے اور جنگی ہتیار اور آلاتِ حرب بھی اُن کے پاس کم ہوتے تھے، لیکن رب العالمین کی غیبی مدد اُن کے ساتھ ہوتی تھی، جیسے جنگ بدر اور جنگِ احزاب وغیرہ میں۔

جنگِ بدر میں غیبی مدد کے لئے فرشتوں کا اترنا

جنگِ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کل تین سو تیرہ تھی اور ان کے پاس ستر اونٹ دو گھوڑے اور صرف آٹھ تلواریں تھیں، اور کفار کی تعداد تین گنا زیادہ تھی، مختصر یہ کہ شروع میں

---

❶ صحيح البخاری : كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ باب من استعان بالضعفاء والصالحين فی الحرب، رقم الحديث: ٢٨٩٦

مسلمانوں کو تکلیف کا سامنا ہوا، تو اللہ تعالی نے مدد کی اور آسمان سے فرشتوں کو مدد کے لئے اتارا، سورہ آل عمران میں اس امداد کا ذکر ہے:

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ. بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ﴾ (آل عمران: ۱۲۳، ۱۲۴)

ترجمہ: اللہ نے تو (جنگ) بدر کے موقع پر ایسی حالت میں تمہاری مدد کی تھی جب تم بالکل بے سروسامان تھے، لہذا (صرف) اللہ کا خوف دل میں رکھو، تاکہ تم شکر گزار بن سکو۔ جب (بدر کی جنگ میں) تم مومنوں سے کہہ رہے تھے کہ: کیا تمہارے لیے یہ بات کافی نہیں ہے کہ تمہارا پروردگار تین ہزار فرشتے اتار کر تمہاری مدد کو بھیج دے؟ ہاں! بلکہ اگر تم صبر اور تقوی اختیار کرو اور وہ لوگ اپنے اسی ریلے میں اچانک تم تک پہنچ جائیں تو تمہارا پروردگار پانچ ہزار فرشتے تمہاری مدد کو بھیج دے گا، جنہوں نے اپنی پہچان نمایاں کی ہوئی ہوگی۔

تو صحابہ کرام نے محض اللہ رب العزت کی مدد سے جنگ بدر میں فتح پائی، اور کفار کے ستر آدمی مارے گئے اور ستر قیدی بنے، اس امت کا فرعون ابوجہل بھی اسی جنگ میں مارا گیا، اس جنگ کو ’’یوم الفرقان‘‘ کہا گیا، یہ حق وباطل کے درمیان پہلا معرکہ تھا جس میں حق تعالی شانہ مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما کر کفر کی کمر توڑ دی۔

جنگِ احزاب میں اللہ تعالی کی مدد ونصرت

اس جنگ کا واقعہ مختصراً یہ ہے کہ بنو نضیر کے یہودیوں کی سازش سے قریش کے بت پرستوں نے یہ طے کیا تھا کہ عرب کے مختلف قبائل کو جمع کر کے مدینہ منورہ پر اکٹھے حملہ

کریں۔ چنانچہ قریش کے علاوہ بنو غطفان، بنو اسلم، بنو مرہ، بنو اشجع، بنو کنانہ اور بنو فزارہ نے مل کر ایک زبردست لشکر تیار کیا جس کی تعداد بارہ سے پندرہ ہزار تک بتائی جاتی ہے، اور یہ لشکر جرار مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی، تو آپ نے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ مدینہ منورہ کے شمال میں جہاں سے حملہ آور آنے والے ہیں، ایک گہری خندق کھود دی جائے، تاکہ وہ شہر تک نہ پہنچ سکیں۔ چنانچہ تمام صحابہ نے بڑی محنت اٹھا کر صرف چھ دن میں یہ خندق کھودی، جو ساڑھے تین میل لمبی اور پانچ گز گہری تھی، یہ جنگ پچھلی تمام جنگوں کے مقابلے میں مسلمانوں کے لیے سب سے زیادہ سخت جنگ تھی۔ دشمن کی تعداد چار گنا سے بھی زائد تھی، اور نہایت تکلیف دہ امر یہ تھا بنو قریظہ کے یہودی جو مسلمانوں کی بالکل بغل میں بیٹھے تھے، ان کے بارے میں یہ اطلاع مل گئی کہ انہوں نے بھی مسلمانوں سے کیا ہوا عہد توڑ کر دشمن کی مدد کا عہد کر لیا ہے۔ سخت سردی کا موسم تھا، اتنی لمبی خندق کھودنے میں دن رات مصروفیت کی وجہ سے خوراک کا سامان کم پڑ گیا تھا۔ پھر جب دشمن نے خندق کے پار پڑاؤ ڈال دیا تو دونوں طرف سے تیروں اور پتھروں کا تبادلہ تقریباً ایک مہینے جاری رہا، اور دن رات پہرہ دینے کی وجہ سے لوگ تھکن سے نڈھال تھے۔ کڑی آزمائش کا یہ زمانہ آخر کار اس طرح ختم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے دشمن کے لشکر پر برفانی ہوا کی ایک سخت آندھی مسلط فرما دی جس سے ان کے خیمے اکھڑ گئے، دیگیں الٹ گئیں، چولہے تباہ ہو گئے، اور سواری کے جانور بدک کر بھاگنے لگے۔ اس موقع پر انہیں محاصرہ ختم کر کے واپس جانا پڑا۔ اور اس کے ساتھ اَن دیکھے لشکروں کا بھی جن سے مراد فرشتے ہیں جنہوں نے دشمن کے اوسان خطا کر کے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ قرآن مجید اس جنگ اور نصرتِ الٰہی کا تذکرہ

سورہ احزاب میں آیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا. إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا﴾ (الأحزاب: ۹، ۱۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! یاد کرو اللہ نے اس وقت تم پر کیسا انعام کیا، جب تم پر بہت سے لشکر چڑھ آئے تھے، پھر ہم نے ان پر ایک آندھی بھی بھیجی، اور ایسے لشکر بھی جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے اور تم جو کچھ کر رہے تھے اللہ اس کو دیکھ رہا تھا۔ یاد کرو جب وہ تم پر تمہارے اوپر سے بھی چڑھ آئے تھے اور تمہارے نیچے سے بھی اور جب آنکھیں پتھرا گئی تھیں، اور کلیجے منہ کو آ گئے تھے، اور تم اللہ کے بارے میں طرح طرح کی باتیں سوچنے لگے تھے۔

اسی طرح مختلف غزوات اور سرایا میں رب العالمین کی مدد مسلمانوں کے ساتھ رہی، رب العالمین پر مسلمان کی مدد فرماتے ہیں جب بھی انسان صدقِ دل سے اللہ سے مانگے تو نصرتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔ رب العالمین بسا اوقات اپنی نہایت طاقت ور اور فرمابردار مخلوق فرشتوں کو اتارتے ہیں اور اُن کے آثار بندوں کو بھی نظر آتے ہیں۔

تیسرے آسمان سے غیبی نصرتِ الٰہی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن ایک مجاہد ایک مشرک کے پیچھے دوڑ رہا تھا، مشرک اس کے آگے آگے بھاگ رہا تھا۔ اس دوران اوپر سے کوڑا پڑنے کی آواز مجاہد کے کان میں پڑی، ساتھ ہی ایک گھڑ سوار کی آواز سنائی دی۔ وہ (اپنے گھوڑے کا نام لے کر) کہہ رہا تھا، اے حیزوم! آگے بڑھ۔ اب مجاہد نے

جونہی اپنے سامنے نظر دوڑائی تو وہی مشرک چاروں شانے چت گرا پڑا تھا۔ مجاہد نے اس کو دیکھا تو اس کی ناک پر کوڑے کا نشان تھا اور کوڑے کی ضرب سے اس کا چہرہ پھٹ چکا تھا، چہرے کا رنگ بدل کر سبز ہو گیا تھا۔ یہ منظر دیکھنے والا انصاری مجاہد آیا اس نے سارا واقعہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَدَقْتَ، ذٰلِکَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ. ❶

ترجمہ: تو نے سچ کہا ہے، یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تھی۔

چیل کے ذریعے عین موقع الزام پر نصرتِ الٰہی

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عرب کے کسی قبیلہ کے پاس ایک سیاہ رنگ کی لونڈی تھی۔ انہوں نے اسے آزاد کر دیا اور وہ انہی کے ساتھ رہتی تھی۔ ایک دن قبیلہ والوں کی ایک لڑکی (جو دلہن تھی) نہانے کے لئے نکلی، وہ سرخ چمڑے کا ایک ہار پہنے ہوئے تھی۔ اس نے ہار اتار کر رکھ دیا، یا اس کے بدن سے گر گیا۔ اسی دوران ایک چیل وہاں سے گزری جہاں ہار پڑا تھا، چیل اسے گوشت کا ٹکڑا سمجھ کر اٹھا کر لے گئی۔ قبیلہ والوں کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے بہت تلاش کیا لیکن ہار نہ مل سکا، تو ان لوگوں نے اس لونڈی پر تہمت لگائی اور اس کی تلاشی لینی شروع کر دی حتیٰ کہ شرمگاہ تک کی تلاشی لی۔

اس لونڈی کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! میں ان کے ساتھ اسی حالت میں کھڑی تھی کہ وہی چیل آئی اور اس نے ان کا وہ ہار اوپر سے گرا دیا۔ میں نے کہا: یہ وہی چیز ہے جس کی تہمت تم مجھ پر لگاتے تھے حالانکہ میں اس سے بری تھی۔

اس لونڈی نے کہا: پھر میں اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

---

❶ صحیح مسلم: کتاب الجهاد والسير، باب الإمداد بالملائكة في غزوة بدر، رقم الحديث: ١٧٦٣

حاضر ہوئی اور اسلام قبول کر لیا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس کے لئے مسجد نبوی میں ایک خیمہ لگا دیا گیا اور پھر وہ لونڈی وقتاً فوقتاً میرے پاس آیا کرتی اور یہ شعر پڑھا کرتی تھی:

وَيَوْمَ الوِشَاحِ مِنْ أَعَاجِيبِ رَبِّنَا   أَلاَ إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الكُفْرِ أَنْجَانِيْ.

ترجمہ: ہار والا دن میرے رب کی عجیب نشانیوں میں سے ہے، خبردار ہو جاؤ بے شک اس نے مجھے کفر کے شہر سے نجات دی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس سے ایک دن پوچھا: آخر کیا بات ہے تو جب بھی میرے پاس بیٹھتی ہے تو یہ بات ضرور کہتی ہے، تو اس سوال پر اس نے اپنا پورا قصہ بیان کیا۔ ①

دیکھیں رب العالمین نے اس خاتون کی غیبی مدد کی اور فضا سے چیل نے وہی ہار پھینکا جس سے معلوم ہوا کہ اس خاتون نے ہار نہیں چوری کیا، تو اللہ تعالی کی اس غیبی سے مدد سے وہ الزام سے بری ہوگئی اور اُن کے شر سے محفوظ ہوگئی۔

دُعا کی برکت سے غیبی رزق کا انتظام ہوگیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اللہ کا ایک بندہ اپنے اہل وعیال کے پاس اپنے گھر گیا، مگر وہاں جا کر معلوم ہوا کہ غربت اور فقر وفاقہ کی وجہ سے بال بچے سب بھوکے ہیں اور گھر میں کوئی چیز کھانے کی نہیں ہے۔ یہ حال دیکھ کر وہ صحابی اسی وقت جنگل کی طرف روانہ ہوگئے تا کہ تنہائی میں یکسوئی کے ساتھ گریہ وزاری کر کے اللہ تعالی سے دعا کے ذریعہ روزی طلب کرے، ادھر جب اس کی نیک بیوی نے دیکھا کہ اس کے شوہر اللہ تعالی سے مانگنے کے لئے

---

① صحیح البخاری: کتاب الماقب، باب أیام الجاهلیة، رقم الحدیث: ۳۸۳۵

گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر توکل و یقین کر کے اس نے گھر میں تیاری شروع کردی، پہلے چکی کے پاس آئی اسے صاف کیا تا کہ اللہ تعالیٰ کہیں سے غلہ بھجوا دیں تو اسے جلدی سے پیسا جا سکے۔

پھر وہاں سے تنور کے پاس گئی اسے بھی جلا کر گرم کیا تا کہ روٹی پکانے میں دیر نہ لگے، اتنا ظاہری اسباب کر کے وہ صالحہ بیوی خود بھی دوگانہ ادا کر کے دعا میں مشغول ہوگئی، ادھر گھر میں تڑپ کر یہ دعا مانگ رہی ہے، ادھر جنگل میں بلک بلک کر شوہر دعا مانگ رہا ہے، اب دعا سے فارغ ہوکر اس عورت نے دیکھا کہ گھر میں چکی خود بخود چل رہی ہے اور چکی کے اردگرد آٹے کے لئے جو جگہ بنی ہوئی ہوتی ہے وہ آٹے سے بھری ہوئی ہے، پھر تنور کے پاس گئی تو وہاں یہ منظر دیکھا کہ تنور بھی خود بخود روٹیوں سے بھرا ہوا ہے، جتنی روٹیاں اس میں لگ سکتی ہیں اس میں لگی ہوئی ہیں، اتنے میں اس کا شوہر بھی آ گیا اور دریافت کیا کہ میرے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے تمہیں کوئی چیز عنایت فرمائی؟ بیوی نے کہا کہ ہاں ہمیں اپنے خالق و مالک کی جانب سے (براہ راست، خزانہ غیب سے اس طرح) رزق عطا کیا گیا ہے، پھر پورا واقعہ بیان کر دیا، یہ سن کر وہ بھی مسرت و خوشی میں چکی کے پاس چلے گئے اور اس کے اوپر کے پاٹ کو اٹھا کر دیکھا پھر کھانے پینے سے فارغ ہوکر وہ صحابی مارے خوشی کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی غیبی نصرت و مدد کا پورا واقعہ بیان کیا، یہ سنتے ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ تَرَكَهَا لَدَارَتْ أَوْ قَالَ: طَحَنَتْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ①

ترجمہ: اگر تم (چکی کو) چھوڑ دیتے تو یہ چلتی رہتی، یا فرمایا کہ پیستی رہتی قیامت تک۔

---

① المعجم الأوسط: ج۵ ص ۳۷۰، رقم الحديث: ۵۵۸۸/شعب الإيمان: ج۲ ص ۴۸۱، رقم الحديث: ۱۲۷۸/سلسلة الأحاديث الصحيحية: ج۶ ص ۱۰۵۱، رقم الحديث: ۲۹۳۷

یعنی اگر تم چکی کا اٹھا کر نہ دیکھتے تو یہ چکی چلتی رہتی اور آٹا نکلتا رہتا اور قیامت تک ختم نہ ہوتا۔ یہ غیبی نصرت تھی کہ اللہ رب العزت نے اِن کے لئے غیبی رزق کا انتظام فرمادیا۔

نماز اور دعا کے ذریعے سے غیبی نصرت و مدد

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے، ان کی کنیت ابو معلق تھی۔ وہ تجارت کرتے تھے، اپنا سامان خریدتے، اس کے علاوہ لوگوں کا مال لے کر مختلف علاقوں میں جاتے، نہایت عبادت گزار اور پرہیزگار بھی تھے۔ ایک مرتبہ سامان تجارت لے کر کسی شہر جارہے تھے کہ راستہ میں انہیں ایک ڈاکو نے روک لیا۔ کہنے لگا:

ضَعْ مَا مَعَکَ فَإِنِّيْ قَاتِلُکَ.

ترجمہ: جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کو رکھ دو، کیوں کہ میں تمہیں قتل کردوں گا۔

ابو معلق نے کہا: ٹھیک ہے، تم ڈاکو ہو تمہیں میرے مال ومتاع سے غرض ہے۔ مجھے قتل کرکے تمہیں کیا ملے گا! تم میرا سامان لے لو اور مجھے جانے دو۔

ڈاکو مسکرایا اور کہنے لگا کہ دیکھو جہاں تک مال کا تعلق ہے، وہ تو میرا ہے ہی، مگر میں مال کے ساتھ صاحب مال کو قتل بھی کرتا ہوں۔

ابو مِعلق نے اس کو بہت سمجھایا اور قائل کرنے کی کوشش کی، مگر وہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا۔ آخر ابو مِعلق اس سے کہنے لگے:

إِذْ أَبَيْتَ فَذَرْنِيْ أُصَلِّيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ.

ٹھیک ہے، اگر تم مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہو تو مجھے چار رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دے دو۔

ڈاکو کہنے لگا: جتنی مرضی نماز پڑھو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

ابو معلق نے وضو کیا اور نفل پڑھنے لگے، ادھر ڈاکو ان کے سر پر کھڑا ہے اور منتظر ہے،

کب وہ نماز ختم کریں اور وہ ان کو قتل کر دے۔ آخر سجدہ میں انھوں نے اللہ کے حضور خصوصی دعا فرمائی:

يَا وَدُوْدُ، يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ، يَا فَعَّالُ لِّمَا يُرِيْدُ، أَسْأَلُکَ بِعِزِّکَ الَّذِیْ لَا يُرَامُ، وَمُلْکِکَ الَّذِیْ لَا يُضَامُ وَبِنُوْرِکَ الَّذِیْ مَلَأَ أَرْكَانَ عَرْشِکَ، أَنْ تَكْفِيَنِیْ شَرَّ هٰذَا اللِّصِّ، يَا مُغِيْثُ أَغِثْنِیْ، يَا مُغِيْثُ أَغِثْنِیْ، يَا مُغِيْثُ أَغِثْنِیْ. ①

ترجمہ: اے بہت زیادہ محبت کرنے والے! اے بزرگ ترین عرش کے مالک! اے جو چاہے وہ کرنے والے! میں تیری اس عزت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس تک کسی کی رسائی نہیں ہوسکتی اور تیری اس سلطنت کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں جہاں ظلم وزیادتی نہیں ہوتی اور تیرے اس نور کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں، جس نے تیرے عرش کے اردگرد کو بھر رکھا ہے کہ تو اس ڈاکو کے شر سے میری حفاظت فرما، اے فریاد رس! میری فریاد رسی فرما۔ اے پکار سننے والے! میری پکار سن۔ اے مظلموں کا جواب دینے والے! مجھے اس ظالم سے بچا۔

تین مرتبہ انھوں نے اس دعا کو دہرایا اور ادھر اللہ کی رحمت جوش میں آ گئی۔ ایک گھڑ سوار تلوار اپنی ہاتھ میں لیے ہوا سیدھا اس ڈاکو کی طرف بڑھا اور آناً فاناً اس کو چیر پھاڑ کر رکھ دیا۔ پھر ابو معلق اس شہسوار کی طرف بڑھے اور اسے سے پوچھا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کون ہیں؟ آج آپ کی بروقت مدد کی وجہ سے میری جان بچ گئی، ورنہ یہ ڈاکو تو مجھے قتل ہی کر دیتا۔

---

① شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة للالكائی: ج ۹ ص ۱۶۶، رقم: ۱۱۱/ أسد الغابة فی معرفة الصحابة: ترجمة: أبو معلق الأنصاری، ج ۶ ص ۲۸۹، رقم الترجمة: ۶۲۶۷/ الإصابة فی تمییز الصحابة: ج ۷ ص ۳۱۳، ۳۱۴، رقم الترجمة: ۱۰۵۵۷

شہسوار نے کہا: میں چوتھے آسمان کا فرشتہ ہوں، جب تم نے پہلی مرتبہ دعا مانگی تو میں نے آسمان کے دروازوں پر کھٹکھٹانے کی آواز سنی، جب تم نے دوسری مرتبہ دعا مانگی تو میں نے آسمان والوں کی ایک زوردار آواز سنی، جب تم نے تیسری مرتبہ دعا مانگی تو کہا گیا کہ ایک پریشان حال دعا مانگ رہا ہے۔ میں نے اللہ رب العزت سے عرض کی کہ مجھے اس کے دشمن کے قتل پر مقرر فرمادیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص وضو کرے، چار رکعت نماز پڑھے اور مذکورہ دعا پڑھے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے خواہ وہ پریشان حال ہو یا نہ ہو۔

حضرت سارہ کی عزت وناموس کی غیبی حفاظت

حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہ کو ساتھ لے کر نکلے، راستے میں ایک بستی آئی، اس بستی میں ایک ظالم بادشاہ تھا، کسی نے بادشاہ کو بتایا کہ ابراہیم علیہ السلام ایک ایسی عورت کے ساتھ یہاں آئے ہیں جو تمام عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہے، چنانچہ بادشاہ نے ابراہیم علیہ السلام کو بلایا اور ان سے پوچھا: یہ عورت آپ کے ساتھ کون ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: یہ میری بہن ہے، پھر ابراہیم علیہ السلام سارہ کے پاس آئے اور اُن سے فرمایا: (دیکھنا) مجھے جھوٹا نہ بنا دینا، میں نے ان کو بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو (مطلب یہ تھا کہ ایمان کے رشتے میں تم مسلمان آپس میں بہن بھائی ہیں۔ یہ ظالم بادشاہ اگر کسی کے ساتھ اُس کی بیٹی، بیوی، ماں، خالہ وغیرہ ہو تو دست درازی کرتا تھا لیکن اگر بہن ہو تو اپنی اس قبیح حرکت سے باز آتا تھا، اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ جملہ عزت کی حفاظت کے پیش نظر استعمال فرمایا۔) بادشاہ نے حضرت سارہ کو بلایا اور اُن کے سامنے کھڑا ہوا، حضرت سارہ نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور یہ دعا کی:

اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي، فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هٰذَا الْكَافِرَ. ①

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تجھ پر اور تیرے پیغمبر پر ایمان لائی ہوں، اور اپنے خاوند کے ماسوا سے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا ہے، آپ اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ کیجئے۔

بادشاہ نے (برے ارادہ سے) جو اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ بری طرح پکڑا گیا (شل ہو گیا) حضرت سارہ نے پھر دعا کی: اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے اس کو قتل کیا ہے، چنانچہ ہاتھ کھل گیا (ٹھیک ہو گیا) وہ بادشاہ دوبارہ ان کے سامنے کھڑا ہوا، حضرت سارہ نے دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھی پھر یہ دعا کی: اے اللہ! بے شک میں آپ پر اور آپ کی پیغمبر پر ایمان رکھتی ہوں اور میں نے اپنے شوہر کے سوا سب سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے آپ اس کافر کو مجھ پر مسلّط نہ کیجئے، بادشاہ نے جب ہاتھ بڑھایا تو ہاتھ بہت بری طرح پکڑا گیا، حضرت سارہ نے پھر دعا کی: اے اللہ! اگر یہ مر جائے گا تو یہی کہا جائے گا کہ اسی نے اس کو قتل کیا ہے، چنانچہ اس کا ہاتھ کھل گیا، یہ معاملہ دو تین بار پیش آیا، پھر بادشاہ کہنے لگا: خدا کی قسم! تم لوگوں نے تو میرے پاس ایک شیطان کو بھیج دیا، جاؤ اس کو ابراہیم کے پاس لے جاؤ، اور ان کے حوالے کر دو، اور اس نے حضرت سارہ کے اکرام میں ایک باندی دینے کا حکم دیا۔

کفار کی قید میں موجود حضرت اُم شریک کی نصرتِ خداوندی

ام شریک رضی اللہ عنہا مکہ میں ایمان لائیں پھر وہ قریش کی عورتوں کے پاس پوشیدہ جاتیں، انہیں اسلام کی دعوت دیتیں، یہاں تک کہ اہلِ مکہ کو ان کے معاملہ کا علم ہو گیا، انہوں نے ان کو قید کر لیا اور کہا اگر تیری قوم نہ ہوتی ہم تیرے ساتھ یہ کرتے، لیکن ہم تجھے عنقریب ان کے پاس لوٹا دیں گے۔

فرماتی ہیں انہوں نے مجھے ایک اونٹ پر سوار کیا، میرے نیچے کوئی چیز نہیں تھی، پھر مجھے

---

① صحيح البخاري: كتاب البيوع، باب شراء المملوك من الحربي وهبة وعتقه، رقم الحديث: ٢٢١٧

تین دن اسی انداز میں چھوڑا نہ مجھے کھانا کھلاتے اور نہ ہی پانی پلاتے، جب کہیں اترتے مجھے سورج کے سامنے باندھ دیتے میرا کھانا پینا بند کردیا۔ ایک جگہ اترے اور مجھے سورج کی گرمی میں باندھ دیا:

إذا انا ببرد شيء على صدري فتناولته فإذا هو دلو من ماء فشربت منه قليلا ثم نرع مني فرفع ثم عاد فتناولته فشربت منه ثم رفع ثم عاد فتناولته ثم رفع مرارا ثم تركت فشربت حتى رويت ثم افضت سائره على جسدي وثيابي فلما استيقظوا إذا هم بأثر الماء ورأوني حسنة الهيئة فقالوا لي انحللت فاخذت سقاءنا فشربت منه قلت لا والله لكنه كان من الأمر كذا وكذا قالوا لئن كنتت صادقة لدينك خير من ديننا. فلما نظروا إلى أسقيتهم وجدوها كما تركوها فأسلموا عند ذلك وأقبلت إلى النبي صلى الله عليه وسلم. ①

ترجمہ: اچانک میں نے کوئی ٹھنڈی چیز اپنے سینے پر محسوس کی، میں نے اس کو دیکھا تو وہ ایک پانی کا ڈول تھا، میں نے اُس سے کچھ پیا پھر اٹھالیا گیا، پھر کئی مرتبہ مجھے اٹھا کر پانی پلایا گیا اور پھر مجھے اطمینان سے لٹایا، میں نے اتنا پیا کہ خوب سیر ہوگئی، باقی میں نے اپنے جسم پر بہا دیا، جب وہ اُٹھے اور میرے کپڑوں کو گیلا پایا تو انہوں نے کہا کہ کیا تو چھوٹ گئی تھی کہ ہمارا پانی پی گئی ہے؟ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! نہیں، پھر نصرتِ الٰہی کا سارا واقعہ سنایا تو انہوں نے کہا کہ اگر تو سچی ہے تو پھر تیرا دین ہمارے دین سے بہتر ہے، جب انہوں نے اپنے برتنوں میں دیکھا تو ان کا پانی باقی تھا، انہوں نے ان کے پاس اسلام قبول کرلیا، پھر حضرت ام شریک انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئیں۔

---

① صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من طبقات الصحابيات، ترجمة: أم شريك رضى الله عنها، ج ۱ ص ۳۳۰/أسد الغابة فى معرفة الصحابة: ترجمة: أبو االعكر، ج۵ ص ۲۲۲

حضرت زنیرہ پر ابوجہل کا بے پناہ تشدد اور نصرتِ الٰہی

سیّدہ زنیرہ رضی اللہ عنہا ایک صحابیہ ہیں جو کہ ابوجہل کی خادمہ تھیں۔ آپ نے جب کلمہ پڑھا تو ابوجہل کو بھی پتہ چل گیا۔ اس نے آ کر پوچھا، کیا کلمہ پڑھ لیا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ آپ بڑی عمر کی تھیں، مشقتیں نہیں اٹھا سکتی تھیں، مگر ابوجہل نے اپنے دوستوں کو ایک دن بلایا اور ان کے سامنے بلا کر مارنا شروع کر دیا، لیکن برداشت کرتی رہیں کیونکہ وہ تو اللہ کے نام پر اس سے بڑی تکلیف بھی برداشت کرنے کے لئے تیار تھیں۔ جب اس نے دیکھا کہ اتنا مارنے کے باوجود ان کی زبان سے کچھ نہیں نکلا تو اس نے آپ کے سر پر کوئی چیز ماری جس سے آپ کی بینائی زائل ہوگئی، اور آپ نابینا ہوگئیں۔

اب انہوں نے مذاق اڑانا شروع کر دیا، کہنے لگے دیکھا تو ہمارے بتوں کی پوجا چھوڑ چکی تھی لہذا ہمارے معبودوں نے تمہیں اندھا کر دیا، مار برداشت کر چکی تھیں، مشقتیں اُٹھا چکی تھیں، یہ سب سزائیں برداشت کرنا آسان تھا مگر جب انہوں نے یہ بات کہی تو آپ برداشت نہ کر سکیں۔ چنانچہ فوراً تڑپ اٹھیں۔ اسی وقت کمرے میں جا کر سجدے میں گر گئیں اور اپنے محبوبِ حقیقی سے راز و نیاز کی باتیں کرنے لگ گئیں۔ عرض کیا، اے اللہ! انہوں نے مجھے سزائیں دیں تو میں نے برداشت کیں، وہ میری ہڈیاں بھی توڑ دیتے، وہ میرے جسم کو چھلنی کر دیتے تو میں یہ سب کچھ برداشت کر لیتی، مگر تیری شان میں گستاخی کی کوئی بات برداشت نہیں کر سکتی۔ وہ تو یوں کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں نے تمہاری بینائی چھین لی۔ اے اللہ! جب میں کچھ نہیں تھی تو تو نے مجھے بنا دیا، بینائی بھی عطا کر دی۔ اب تو نے ہی بینائی واپس لے لی ہے، حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

كَلَّا وَاللّٰهِ لَا تَمْلِكُ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى نَفْعًا وَلَا ضَرًّا، هٰذَا أَمْرٌ مِّنَ السَّمَآءِ

وَرَبِّیْ قَادِرٌ عَلَی أَنْ یُّرُدَّ عَلَی بَصَرِیْ، فَأَصْبَحَتْ تِلْکَ اللَّیْلَةَ وَقَدْ رَدَّ اللّٰہُ تَعَالی عَلَیْھَا بَصَرَھَا. ❶

ترجمہ: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! تمہارے لات وعزی نہ کسی کو نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان دے سکتے ہیں، یہ میرے رب کے حکم ہے جو ہر چیز پر قادر ہے، پس میں اپنے اُسی رب سے دعا کرتی ہوں وہ مجھے دوبارہ بینائی عطا فرمادے تاکہ ان پر تیری عظمت کھل جائے۔ پس دُعا کرتے کرتے اسی اثناء میں سوگئیں، جب صبح بیدار ہوئیں تو اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے بینائی واپس لوٹا دی تھی۔

تین دن تک آگ کے گڑھے میں رہنے والی نومسلم خاتون کی نصرتِ الٰہی

ایک یہودی عورت ہمیشہ محبتِ الٰہی میں مستغرق رہتی، اور کسی وقت بھی خدا کی یاد سے اس کی زبان غافل نہ رہتی تھی، اس حق پرستی کی بنا پر اس کا قلب منور تھا، مگر اس کا شوہر سیاہ باطن اس کی حق پرستی سے ہر وقت متنفر رہتا تھا، چنانچہ اس نے اپنی بیوی کے بارے میں اپنے دوستوں کے مشورہ سے ایک گہرا گڑھا کھود کر اس میں آگ جلائی، جب وہ آگ روشن ہوگئی تو اس کے شوہر نے اپنے تمام عزیز واقارب کو جمع کرکے اس نیک سیرت بی بی سے کہا تو ہر وقت خدا کی یاد میں مصروف رہتی ہے لہذا اس آگ کے گڑھے میں داخل ہوجا، اگر تو واقعی سچی ہے تو بچ جائے گی، ورنہ جل جائے گی، شوہر کا یہ حکم سن کر وہ نیک سیرت بیوی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اسی جلتی آگ میں کود پڑی اور وہ آگ اس کی ایمانی آب وتاب سے بجھ گئی، یہ حال دیکھ کر یہودیوں کی آتش حسد

---

❶ السیرۃ الحلبیة: باب: استخفائه صلی اللہ علیه وسلم وأصحابه في دار الأرقم ودعائه صلی اللہ علیه وسلم إلی الإسلام، ج ١ ص ۴٢۴/ سبل الھدی والرشاد: الباب الخامس عشر فی عدوان المشرکین علی المستضعفین ممن أسلم، ج ٢ ص ٣٦١

اور بھڑکی اور تین دن متواتر اس کے اوپر آگ جلا کر گڑھا بند کر دیا، پھر جب اس گڑھے کو کھول کر دیکھا تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کیونکہ وہ نیک سیرت بی بی صحیح وسالم نماز میں مشغول تھی، یہ دیکھ کر کہا واقعی اس کا دین سچا ہے وہ سب کے سب ایمان لے آئے۔ ❶

مٹی اور برادے کا آٹے میں تبدیل ہو جانا

حضرت ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کی زوجہ نے اپنے شوہر کو کہا کہ گھر میں آٹا نہیں ہے، ابو مسلم رحمہ اللہ بولے کیا کوئی چیز ہے؟ ام مسلم نے کہا: کہ ایک درہم ہے جس کا سوت بیچا تھا، انہوں نے کہا کہ وہ مجھے دے دو اور تھیلا لاؤ، پھر وہ بازار چلے گئے، وہ ایک شخص کے پاس کھڑے ہو کر کھانا خرید رہے تھے کہ ایک سائل آ کھڑا ہوا اور بولا اے ابو مسلم! مجھ پر صدقہ کر دو، اس نے مطلب میں بڑی الحاح وزاری کی تو انہوں نے وہ ایک درہم اُسے دے دیا، پھر تھیلے کو لکڑی کے برادے اور مٹی سے بھر دیا، گھر کی طرف آئے اور دروازے کے پیچھے رکھ کر واپس ہو لئے، جب ام مسلم نے اس تھیلے کو کھولا تو اس میں سفید آٹا تھا، انہوں نے اسے گوندھا اور روٹیاں پکا لیں، جب رات کو ابو مسلم آئے تو انہوں نے ان کے سامنے دسترخوان اور چپاتیاں رکھیں، ابو مسلم نے کہا:

مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هَذَا؟ قَالَتْ: هَذَا مِنَ الَّذِي جِئْتَ بِهِ. ❷

ترجمہ: یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا اے ام مسلم، انہوں نے جواب دیا، یہ اس آٹے سے بنائی ہیں جو تم دن کو لائے تھے، تو ابو مسلم کھانے لگے اور رو دیئے۔

---

❶ حکایتوں کا گلدستہ: ص۴۳، ۴۴

❷ سير السلف الصالحين لإسماعيل بن محمد الأصبهاني: ذكر عبد الله بن ثوب أبي مسلم الخولاني، ص۸۷۷، ۸۷۸

تنگدستی کے ایام میں امام ابوقلابہ رحمہ اللہ کی غیبی نصرت

امام ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بہت تنگی کا سامنا کرنا پڑا، ایک دن صبح ایسی بارش ہوئی گویا کہ مشکیزوں کے منہ کھول دیئے گئے ہوں، بچے بھوک سے بلبلا رہے تھے اور میرے پاس ایک دانہ غلہ تک نہ تھا، میں بہت پریشان تھا، میں باہر نکل کر اپنی دہلیز پر بیٹھ گیا اور دروازہ کھلا ہوا چھوڑ دیا اور اپنے فقر وفاقہ کے بارے میں سوچنے لگا، جس مشکل سے میں گزر رہا تھا ممکن تھا کہ اس کی وجہ سے میرا دل پھٹ جاتا، اچانک مجھے ایک خاتون بہت عمدہ سواری پر نظر آئی، خادم نے اس کی لگام کو پکڑا ہوا تھا جو پانی میں بھیگ رہا تھا، جب وہ بالکل میرے گھر کے سامنے آیا تو سلام کیا اور پوچھا:

أَيْن منزل أبی قَلابَة؟ فَقلت لَهُ: هَذَا منزله، وَأَنا هُوَ. فسألتنی عَن مَسْأَلَة، فأفتيتها فِيهَا، فصادف ذَلِک مَا أحبت، فأخرجت من خفها خريطة، فَدفعت إِلَیّ مِنْهَا ثَلَاثِين دِينَارا. ①

ترجمہ: ابوقلابہ کا گھر کہاں ہے؟ میں نے کہا: یہ ان کا گھر ہے اور میں ہی ابوقلابہ ہوں۔ اس خاتون نے مجھ سے ایک مسئلہ دریافت کیا تو میں نے بتادیا، اتفاق سے وہ فتویٰ اس کی مرضی کے مطابق تھا، لہٰذا اس نے ایک کپڑے کا تھیلا نکالا اور اس میں سے مجھے تیس دینار دیئے۔

دورانِ سفر سخت پیاس اور غیبی امداد

امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ جو اپنے دور کے بڑے محدث ہیں فرماتے ہیں کہ میں مصر سے مکہ مکرمہ کے سفر کے لئے نکلا، میرے ساتھ میری ایک لونڈی تھی، میں پانی میں ڈوب گیا اور مجھ سے دو ہزار جزء ضائع ہوگئے میں اور میری لونڈی ایک جزیرے میں پہنچ گئے، ہم کو وہاں کسی نے نہیں دیکھا، مجھے وہاں سخت پیاس لگ گئی، میں نے پانی کے لئے بہت کوشش کی لیکن پانی حاصل نہ کرسکا۔

---

① الفرج بعد الشدة للتنوخی: الباب السابع، ج۳ص ۲۲۲، ۲۲۳

فوضعت رأسي على فخذها مستسلما للموت فإذا رجل قد جاء ني بكوز فشربت وسقيتها ثم مضى ما أدري من أين جاء . ❶

ترجمہ: میں نے اپنا سر لونڈی کی ران پر اپنے آپ کو موت کے حوالے کرتے ہوئے رکھ دیا، اچانک ایک شخص کوزہ لئے ہوئے آیا اور کہا پیئو، میں نے پیا اور لونڈی نے بھی پیا، ہمیں معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کہاں سے آیا تھا اور پھر کہاں چلا گیا۔

نصرت الٰہی کے بدولت کان سے کنکری نکل گئ

حضرت عمر بن ثابت بصری خزرجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بصرہ کے رہنے والے ایک شخص کے کان میں ایک کنکری چلی گئی۔ طبیبوں نے بہت علاج کیا، مگر وہ نہ نکلی بلکہ مزید اندر چلی گئی اور دماغ تک جا پہنچی۔ اس شخص کا تکلیف کے مارے برا حال تھا۔ راتوں کی نینداور دن کا آرام وسکون سب برباد ہوگیا، پھر بصرہ میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے رفقاء میں سے ایک شخص آیا۔ یہ غم کا مارا اس کے پاس پہنچا اور اپنا درد بیان کیا۔ حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے رفیق نے کہا: تیرا بھلا ہو، اگر تو چاہتا ہے کہ تیری تکلیف دور ہوجائے تو ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کر جن کے ذریعے حضرت سیدنا علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے۔ انہوں نے صحراؤں اور سمندروں میں ان کلمات سے دعا کی تو ان کی دعا مقبول ہوئی۔ پس تو بھی انہیں کلمات کے ذریعے دعا کر۔ وہ شخص عرض گزار ہوا، وہ کلمات کون سے ہیں؟ اس نے بتایا وہ کلمات یہ ہیں: ”**يَاعَلِيُّ يَاعَظِيمُ، يَاعَلِيمُ، يَاحَلِيمُ**“ جیسے ہی اس شخص نے ان کلمات کے ساتھ دعا کی تو فوراً اس کے کان سے وہ کنکری نکلی اور نیچے گر گئی اور اس شخص کو سکون نصیب ہوگیا۔ ❷

---

❶ تذكرة الحفاظ: ترجمة: محمد بن نصر المروزي، ج ۲ ص ۱۶۶

❷ مجابو الدعوة لابن أبي الدنيا: من أدعية العلاء بن الحضرمي، ص ۴۱، الرقم: ۴۲

غیبی کفن کا انتظام اور جنازے میں ازدحام

حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ ایک مسجد میں مؤذن تھے۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرا ایک نوجوان پڑوسی تھا، جیسے ہی میں اذان دیتا وہ فوراً مسجد میں آجاتا اور ہر نماز میرے ساتھ باجماعت پڑھتا، نماز کے فوراً بعد جوتے پہنتا اور اپنے گھر کی طرف روانہ ہو جاتا۔ میری یہ خواہش تھی اے کاش! یہ نوجوان مجھ سے گفتگو کرے یا مجھ سے اپنی کوئی حاجت طلب کرے، پھر ایک دن وہ نوجوان میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! کیا تم مجھے کچھ دیر کے لئے عاریتاً قرآن پاک دے سکتے ہو تا کہ میں تلاوت کر سکوں؟ میں نے اسے قرآن پاک دے دیا۔ اس نے قرآن حکیم کو اپنے سینے سے لگایا اور کہنے لگا۔ آج ہمیں ضرور کوئی عظیم واقعہ پیش آنے والا ہے، یہ کہہ کر وہ نوجوان چلا گیا لیکن وہ نوجوان پھر نہ آیا، پھر عشاء کی نماز میں بھی وہ نہ آیا، تو مجھے بڑی تشویش ہوئی۔ نماز کے فوراً بعد میں اس کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ اس نوجوان کی میت وہاں موجود ہے اور ایک طرف بالٹی اور لوٹا پڑا ہوا ہے اور قرآن پاک اس نوجوان کی گود میں ہے۔ میں نے قرآن پاک اٹھایا اور لوگوں کو اس کی موت کی خبر دی اور پھر ہم نے اسے اٹھا کر چارپائی پر رکھا۔ میں ساری رات یہ سوچتا رہا کہ اس کا کفن کس سے مانگوں؟ اسے کفن کون دے گا؟ جب نماز فجر کا وقت ہوا تو میں نے اذان دی۔ جیسے ہی مسجد میں داخل ہوا تو مجھے محراب میں ایک نور سا نظر آیا۔ جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک کفن وہاں پڑا ہوا ہے۔ میں نے اسے اٹھایا اور اپنے گھر رکھ آیا اور اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا کہ اس نے کفن کا مسئلہ حل فرما دیا، پھر میں نے نماز فجر پڑھنا شروع کی۔ جب سلام پھیرا تو دیکھا کہ میری دائیں طرف حضرت سیدنا ثابت بنانی،

حضرت سیدنا مالک بن دینار، حضرت سیدنا حبیب فارسی اور حضرت سیدنا صالح المری رحمھم اللہ موجود ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا: اے میرے بھائیوں! آج صبح صبح آپ لوگ یہاں کیسے تشریف لائے ؟ خیرت تو ہے؟ وہ فرمانے لگے : کیا تمہارے پڑوس میں آج رات کسی کا انتقال ہوا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! ایک نوجوان کا نتقال ہوا ہے جو میرے ساتھ ہی نماز پڑھا کرتا تھا۔ انہوں نے کہا: ہمیں اس کے پاس لے چلو۔ میں انہیں لے کر اس نوجوان کے گھر پہنچا تو حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ نے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور اس کے سجدے والی جگہ کو بوسہ دینے لگے، پھر فرمایا:

بأبی أنت یا حجاج إذا عرفت فی موضع تحولت منه إلی موضع غیره حتی لا تعرف، خذوا فی غسله. وإذا مع کل واحد منهم کفن، فقال کل واحد منهم: أنا أکفنه، فلما طال ذلک منهم قلت لهم: إنی فکرت فی أمره هذه اللیلة فقلت: من أکلم حتی یکفنه. فأتیت المسجد فأذنت ثم دخلت لأرکع فإذا کفن ملفوف لا أدری من وضعه؟ فقالوا: یکفن فی ذلک الکفن فکفناه وأخرجناه، فما کدنا نرفع جنازته، من کثرة من حضره من الجمع. ①

ترجمہ: اے حجاج! میرے ماں باپ تجھ پر قربان! جہاں بھی تیرا حال لوگوں پر ظاہر ہوا تو نے اس جگہ کو چھوڑ دیا اور اسی جگہ سکونت اختیار کر لی جہاں کوئی تجھے جاننے والا نہ تھا۔ اس کے بعد ان بزرگوں نے اس نوجوان کو غسل دینا شروع کیا۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک کفن تھا، ہر ایک یہی کہنے لگا: اس نوجوان کو میں کفن دوں گا۔ جب معاملہ طول پکڑ گیا تو میں نے ان سے کہا: میں ساری رات اسی پریشانی میں رہا کہ اس نوجوان کو کفن کون دے گا۔ پھر صبح جب میں مسجد میں آیا اور اذان دینے کے بعد نماز پڑھنے لگا تو سامنے محراب میں مجھے یہ کفن نظر آیا، میں نہیں جانتا کہ کس نے یہ

---

① صفة الصفوة: الطبقة الخامسة، ترجمة: الحجاج العابد، ج ۲ ص ۲۱۰، ۲۱۱

کفن وہاں رکھا تھا۔ اس پر سبھی کہنے لگے اس نوجوان کو یہی کفن دیا جائے گا، پھر ہم نے اسے وہی کفن دیا اور اسے لے کر قبرستان کی طرف چل دیئے۔ اس نوجوان کے جنازہ میں اتنے لوگ شریک ہوئے کہ ہمیں کندھا دینے کا بھی موقع نہ مل سکا۔ معلوم نہیں کہ اتنے زیادہ لوگ کہاں سے اس نوجوان کے جنازے میں شرکت کے لئے آ گئے تھے۔

امام حیوہ بن شریح کی دعا سے غیبی قرض کا انتظام ہو گیا

حضرت حیوہ بن شریح رحمہ اللہ مصر کے بہت ہی نامور فقیہ اور مشہور عابد و زاہد و باکرامت ولی تھے۔ یہ ابوہانی و سالم بن غیلان و ربیعہ بن یزید دمشقی وغیرہ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت حدیث کرنے والوں میں عبداللہ بن مبارک، ابوعبدالرحمٰن مقری، ابوعاصم رحہم اللہ بھی ہیں۔ ابن یونس رحمہ اللہ کا قول ہے: یہ بہت ہی صاحب فضیلت و باکرامت بزرگ تھے اور عام طور پر ان کے بارے میں مشہور تھا کہ یہ مستجاب الدعوات ولی ہیں اور مصر میں ان کی یہ کرامت بہت ہی مشہور ہے ”إن الحصاة كانت تتحول فی یده تمرة بدعائه“ کہ کنکریاں ہاتھ میں لے کر دعا فرماتے تو ان کی دعا سے کنکریاں کھجور بن جاتی تھیں۔ پھر یہ ان کھجوروں کو فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیتے تھے۔ ابن وضاح سے منقول ہے: ایک شخص کعبہ معظّمہ کا طواف کر رہا تھا اور وہ طواف کے وقت صرف یہی ایک دعا کرتا تھا:

اللّٰهم اقض عنی الدین فرأى فی المنام أن كنت ترید وفاء الدین فائت حیوة بن شریح یدعو لک فأتى إلى الإسكندریة بعد العصر یوم الجمعة قال فأقمت حتى صار ما حوله دنانیر فقال لی اتق اللّٰه ولا تأخذ إلا قدر دینک فأخذت ثلاثمائة. ❶

ترجمہ: اے اللہ! میں بہت قرضدار ہوں تو میرے قرض ادا ہونے کا سامان پیدا فرما

---

❶ تهذیب التهذیب: ترجمة: حیوة بن شریح، ج۳ ص ۶۹، ۷۰، رقم الترجمة: ۱۳۵

دے۔ یہ شخص طواف سے فارغ ہو کر سو گیا تو کسی نے خواب میں آ کر اس کو یہ بشارت دی کہ اگر تم اپنا قرض ادا کرنا چاہتے ہو تو یہاں سے اسکندریہ چلے جاؤ اور وہاں حیوہ بن شریح سے دعا کراؤ، چنانچہ یہ شخص اسکندریہ پہنچا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی اور طواف کعبہ اور اپنے خواب کا سارا ماجرا بیان کیا، تو حیوہ بن شریح نے جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو تھوڑی دیر میں اس شخص نے دیکھا کہ آپ کے اردگرد سونے کے دیناروں کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے شخص دیکھ خدا سے ڈر اور اپنی حاجت سے زیادہ اس میں سے مت لینا، چنانچہ اس شخص کا بیان ہے کہ میں تین سو دینار کا قرض دار تھا تو میں نے گن کر تین سو دینار اس میں سے اٹھا لئے اور اسکندریہ سے اپنے وطن چلا آیا۔

مجاور حرم کا فاقہ اور غیب سے رزق کا انتظام

شیخ ابو یعقوب بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں ایک مرتبہ حرم شریف میں دس دن تک بھوکا رہا یہاں تک کہ میں ضعیف ہو گیا، میرے جی میں آیا کہ جنگل کو نکل جاؤں، شاید کوئی ایسی چیز پاؤں جس سے بھوک کو تسکین دوں، میں جنگل میں تلاش کے لئے نکلا، ایک شلجم سڑا ہوا زمین پر پڑا ملا، میں اس کو اٹھا لیا مگر میرے دل میں ایک گونہ وحشت واضطراب اس حرکت سے پیدا ہوا، گویا کوئی شخص مجھ سے کہہ رہا ہے تو دس دن تک بھوکا رہا بالاخر تیرا حصہ گرا ہوا اور بدرنگ شلجم تھا، میں وہ شلجم پھینک دیا اور مسجد حرام میں چلا آیا اور بیٹھا رہا، ناگاہ ایک مرد آیا اور میرے روبرو آ کر بیٹھا اور اس نے ایک تھیلی رکھ کر کہا یہ تھیلی سو اشرفی کی تیرے واسطے ہے، میں نے اس نے کہا یہ خاص میرے واسطے کیوں ہے؟ اس نے جواب دیا: میں دس روز سے دریا میں تھا اور میری کشتی ڈوبنے کو تھی، اہل کشتی نے ہر ایک نے جدا جدا نذر مانی کہ اگر خدا ڈوبنے سے نجات دے تو کچھ خیرات کروں گا اور میں نے نذر مانی تھی کہ اگر خدا مجھ کو بچائے تو یہ سو اشرفی

کی تھیلی خیرات کروں گا اور خانہ کعبہ کے مجاورین اور خادمین میں سے جس پر اول میری نگاہ پڑے اسی کو دوں گا اور تم سب سے پہلے مجھ کو ملے لہٰذا تم کو دیتا ہوں، میں نے کہا اسے کھولو، اس نے وہ تھیلی کھولی تو بجائے اشرفیوں کے معیدے کی روٹی، مصری اور بادام چھلے ہوئے اور شکر اس میں تھا، میں نے ایک ایک مٹھی سب میں سے لی اور یہ کہا باقی اپنے بچوں کو تقسیم کر دینا، میری جانب سے یہ ان کو ہدیہ ہے اور تمہارا ہدیہ میں نے قبول کیا، پھر میں نے اپنے جی سے کہا:

یانفس سُیِّرَ إلیک منذعشرة أیام وأنت تطلبینة من الوادی. ❶

ترجمہ: اے نفس تیرا رزق دس روز سے تیری طرف چلا آتا ہے اور تو جنگل میں ڈھونڈنے گیا تھا۔

اللہ کے مقرب بندوں کی غیبی نصرت و مدد

بعض بزرگوں سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ بصرہ کے ایک عابد لکڑیوں کا بوجھ خریدنے چلا، ایک مسجد سے اقامت کی آواز سنی، راہ میں ایک ہمیانی پر نظر پڑی اس پر لکھا ہوا تھا کہ اس ہمیانی میں سو دینار ہیں، انہوں نے اس کی طرف التفات بھی نہ کی اور اپنی نماز میں مشغول ہوئے، پھر وہاں چل کر بازار میں آئے اور لکڑیوں کا بوجھ خرید کر گھر لائے، جب بوجھ کھولا تو وہ ہمیانی اس کے اندر رکھی ہوئی دیکھی۔

بعض فقراء فرماتے ہیں کہ میں ابوالخیر کے یہاں گیا، آپ نے مجھے دو سیب دیئے، میں نے جی میں کہا کہ انہیں نہ کھاؤں گا اور برکت کیلئے رکھ چھوڑوں گا اور جیب میں ڈال لئے۔ مجھ پر کئی فاقے گزر جاتے تھے لیکن انہیں نہیں کھاتا تھا، ایک دفعہ مجھ پر بڑا ہی فاقہ گزرا، مجبوراً اس میں سے ایک سیب نکال کر کھایا، پھر دوسرے کے نکالنے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا تو دونوں موجود تھے، میں ہمیشہ ان میں سے کھاتا رہا حتیٰ کہ ایک بار موصل

---

❶ روض الریاحین: الحکایة الثامنة والتسعون، ص ۱۳۱

گیا، وہاں میرا ایک ویرانہ پر گزر ہوا، ناگاہ ایک مریض کی آواز سنی وہ کہہ رہا تھا:

أشتهي تفاحة ولم يكن وقت التفاح فأخرجت التفاحتين ونالتهما إِياه، فأكلهما وخرجت روحه من وقته، فعلمت أن الشيخ إِنما أعطانيهما من أجل ذلك العليل. ①

ترجمہ: مجھے سیب کی خواہش ہے اور زمانہ سیب کا نہ تھا، میں نے وہ سیب اسے دیئے، ان کے کھاتے ہی اس کی روح نکل گئی، اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ شیخ نے اس مریض کے لئے سیب مجھے دیئے تھے۔

خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور غیبی نصرت کے ذریعے رہائی

خلیفہ مہدی نے ایک رات خواب دیکھا تو خوف زدہ ہوکر جاگ گیا، اپنے سپاہی کو بلایا اور ان سے کہا: تم اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھ کر اس بات کی قسم کھاؤ کہ ابھی جو حکم میں تمہیں دوں گا اس کی تعمیل کروگے، سپاہی نے کہا: کہاں میرا ہاتھ اور کہاں امیر المؤمنین کا سر مبارک لیکن میں ضرور اس کو پورا کروں گا اور میں نے عہد و پیمان کیا کہ میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ مہدی نے کہا: یہ دستخط نامہ لو، قید خانے جاؤ اور فلاں علوی حسینی کو ڈھونڈو اور جب وہ تمہیں مل جائے تو اسے قید سے نکال کر دو باتوں کا اختیار دو کہ یا تو وہ ہمارے پاس آزاد ہوکر عزت و عیش کے ساتھ رہے یا پھر گھر والوں کی طرف لوٹ جائے۔

اگر وہ جانا پسند کرے تو تم اسے فلاں فلاں چیز اور اتنا اتنا سامان دے دینا اور اگر وہ یہاں رہنا پسند کرے تو اسے اتنا اتنا مال دے دینا۔ سپاہی نے وہ دستخط نامہ اٹھایا اور جیل کی طرف چل پڑا، چنانچہ میں نے جیل میں داخل ہوکر اس نوجوان کر ڈھونڈا تو وہ مجھے مل گیا، وہ نکل کر میرے پاس آیا، وہ ایک بوسیدہ کپڑے کی طرح نظر آ رہا تھا، میں نے اسے امیر المؤمنین کا پیغام سنایا اور اس کو دونوں صورتوں سے آگاہ کیا، اس نے

---

① روض الرياحين: الحكاية السابعة والخمسون بعد المئتين، ص ۲۳۰

پیغام سن کر مدینہ منورہ اپنے گھر والوں کے پاس جانے کو اختیار کیا، تو میں نے تحفے اور سواریاں اس کے حوالے کئے، جب وہ سوار ہوکر جانے کے لیے آیا تو میں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے تم پر سے مشقت کو دور کیا، کیا تم جانتے ہو کہ امیر المؤمنین نے تمہیں کس وجہ سے رہا کیا؟

قیدی کہنے لگا: جی ہاں! میں رات کو سویا تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بندے مظلوم! میں نے کہا: جی! اے اللہ کے رسول! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھو اور دو رکعت پڑھو اور اس کے بعد یہ کہو:

يَا سَابِقَ الْفَوْتِ، وَيَا سَامِعَ الصَّوْتِ، وَيَانَاشِزَ الْعِظَامِ بَعْدَالْمَوْتِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ لِيْ مِنْ أَمْرِيْ فَرَجاًوَمَخْرَجاً اِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَتَقْدِرُوَلَا أَقْدِرُوَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. ①

ترجمہ: اے پکار کو سننے والے، اے موت کے بعد ہڈیوں کو ترتیب دے کر زندہ کرنے والے! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے گھر والوں پر سلامتی اور برکت نازل کیجئے۔ اور میرے اس معاملہ میں آسانی کر دیجئے اور نکلنے کا کوئی ذریعہ بنا دیجئے، آپ کو پورا علم ہے اور مجھے علم نہیں اور آپ ہی قدرت رکھتے ہیں اور مجھ میں اتنی قدرت نہیں۔ اور اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے! آپ تو غیب کی باتوں کو بھی خوب جاننے والے ہیں۔

وہ قیدی کہتا ہے کہ میں اٹھا، نماز پڑھی اور ان کلمات کو مسلسل دہراتا رہا یہاں تک کہ مہدی نے مجھے بلالیا۔

سپاہی کہتا ہے کہ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ جس نے مجھے اس نوجوان سے اس بات

---

① الفرج بعدالشدة للتنوخي: الباب السادس، ج ۲ ص ۲۳۹

کی پوچھنے کی توفیق دی، میں مہدی کے پاس گیا اور ان کو سارا قصہ سنا دیا، انہوں نے کہا: خدا کی قسم! اس نے سچ کہا، میرے پاس خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور انہوں نے مجھے اسے رہا کرنے کا حکم فرمایا۔

حضرت رابعہ بصریہ کی چادر کی غیبی حفاظت

ایک دن حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کو بوجہ تھکان نماز ادا کرتے ہوئے نیند آ گئی، اسی دوران ایک چور آپ کی چادر اٹھا کر فرار ہونے لگا لیکن اُسے باہر نکلنے کا راستہ ہی نظر نہیں آیا، اور چادر اپنی جگہ رکھتے ہی راستہ نظر آ گیا، لیکن اس نے بوجہ حرص چادر اٹھا کر فرار ہونا چاہا اور پھر راستہ نظر آنا بند ہو گیا، غرض کہ اسی طرح اس نے کئی مرتبہ کیا اور ہر مرتبہ راستہ بند نظر آیا، حتی کہ اس چور نے ندائے غیبی سنی کہ خود کو آفت میں کیوں مبتلا کرنا چاہتا ہے؟ اس چادر والی نے برسوں سے خود کو ہمارے حوالے کر دیا، اور اس وقت سے شیطان تک اس کے پاس نہیں پھٹک سکا، پھر کسی دوسرے کی کیا مجال جو چادر چوری کر سکے؟ یاد رکھ اگر ایک محوِ خواب ہے لیکن دوسرا تو بیدار ہے۔ ①

مہمان کے اکرام کے سبب ایک غیبی بکری دودھ اور شہد دینے لگی

حضرت ابو الربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک گاؤں میں ایک نیک عورت کی شہرت سنی جس کا نام فِضّہ تھا، میری عادت کسی عورت سے ملنے کی نہ تھی، مگر اس کے احوال میں نے ایسے سنے کہ مجھے اس کے پاس جانے کی خواہش پیدا ہوئی، میں اس گاؤں میں گیا اور اس کی تحقیق کی تو مجھے لوگوں نے بتایا کہ اس کے یہاں ایک بکری ہے جس کے تھنوں سے دودھ اور شہد دونوں نکلتے ہیں، مجھے یہ سن کر تعجب ہوا، میں نے ایک نیا پیالہ خریدا اور اس کے گھر جا کر میں نے کہا کہ تمہاری بکری کے متعلق میں نے یہ شہرت سنی ہے کہ وہ دودھ اور شہد دیتی ہے میں بھی اس کی برکت دیکھنا چاہتا ہوں، اس نے وہ بکری میرے حوالے کر دی، میں نے اس کا دودھ نکالا، تو واقعی اس میں سے

---

① تذکرۃ الاولیاء: حضرت رابعہ بصریہ کے حالات و مناقب، ص ۶۰

دودھ اور شہد نکلا، ہم نے اس کو پیا، اس کے بعد میں نے پوچھا کہ یہ بکری کہاں سے تمہارے پاس آئی؟ کہنے لگی اس کا قصہ یہ ہے کہ ہم غریب ہیں، ایک بکری کے سوا ہمارے پاس کچھ نہ تھا، اسی پر ہمارا گزر تھا، اتفاق سے بقرہ عید آ گئی، میرے خاوند نے کہا کہ ہمارے پاس کچھ اور تو ہے نہیں، یہ بکری ہمارے پاس ہے لاؤ اسی کی قربانی کر لیں، میں نے کہا کہ ہمارے پاس گزر کے لئے اس کے سوا تو کوئی چیز ہے نہیں، ایسی حالت میں قربانی کا حکم تو ہے نہیں، پھر کیا ضرورت ہے کہ ہم قربانی کریں؟ خاوند نے یہ بات مان لی اور قربانی ملتوی کر دی۔ اس کے بعد اتفاق سے اسی دن ہمارے یہاں ایک مہمان آ گیا، تو میں نے خاوند سے کہا کہ مہمان کے اکرام کا تو حکم ہے اور کوئی چیز تو ہے نہیں، اس بکری ہی کو ذبح کر لو، وہ اس بکری کو ذبح کرنے لگا، مجھے یہ خیال ہوا کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے اس بکری کو ذبح ہوتے دیکھ کر رونے لگیں گے، اس لئے میں نے کہا کہ باہر لے جا کر دیوار کی آڑ میں ذبح کر لو، بچے نہ دیکھیں، وہ باہر لے گئے اور جب اس پر چھری چلائی تو یہ بکری ہماری دیوار کے اوپر کھڑی تھی اور وہاں سے خود اُتر کر مکان کے صحن میں آ گئی، مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید وہ بکری خاوند کے ہاتھ سے چھوٹ گئی، میں اس کو دیکھنے باہر گئی تو خاوند اس بکری کی کھال کھینچ رہے تھے، میں نے ان سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسی ہی بکری گھر میں آ گئی، اس کا قصہ میں نے سنایا، خاوند کہنے لگے:

لعلَّ اللّٰه تعالى أن يكون قد أبدلنا خيراً منها، فكانت تلك تحلب اللبن، وهذه تحلب اللبن والعسل ببركة إِكرامنا الضيف، ثم قالت: يا أولادى إِن تغيَّر لبنها فطيِّبوا ترعى فى قلوب المُريدين، فإِذا طابت قلوبهم طاب لبنها، وإِن تغيرت لبنها فطيِّبوا قلوبكم يطب لكم كل شئى طلبتموه. ①

ترجمہ: کیا بعید ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے اس کا بدل ہمیں عطا فرمایا ہو، یہ وہ بکری ہے جو

---

① فضائلِ صدقات: ص ۷۶۴، ۷۶۵/ روض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية الثالثة والخمسون، ص ۹۳، ۹۴

دودھ اور شہد دیتی ہے یہ سب کچھ محض مہمان کے اکرام کی وجہ سے ہے، پھر وہ عورت کہنے لگی کہ اے میرے بچو! یہ بکری دلوں میں چَرتی ہے، اگر تمہارے دل نیک رہیں گے تو اس کا دودھ بھی اچھا رہے گا، اور اگر تمہاے دلوں میں کھوٹ آ گیا تو اس کا دودھ بھی خراب ہوجائے گا، اپنے دلوں کو اچھا رکھو، ہر چیز تمہارے لئے اچھی بن جائے گی۔

تکلیف اور تنگدستی کے بعد نصرت الٰہی

ایک عورت خوش حالی میں اپنا قصہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہے کہ میرا شوہر محنت مزدوری کی غرض سے ایک شہر کی طرف گیا، کچھ دن اس نے کام کیا، پھر اس نے کام کرنا چھوڑ دیا اور بے روزگار ہوکر وہیں مقیم ہوگیا۔

اس کے بعد ہم پر شدید تنگی آئی، ہم نے اپنی ایک زمین بیچنی چاہی مگر وہ ہم سے نہیں بکی اور میرے شوہر کی خط وکتابت بھی ختم ہوگئی، چنانچہ ان کی خیر خیریت کا کوئی پتہ نہیں چلتا تھا، یہاں تک ہمیں یہ گمان ہوا کہ شاید اس کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آچکا ہے، چنانچہ میں نے گھر کے سامان کو بیچ بیچ کر اپنے بچوں پر خرچ کرنا شروع کردیا حتیٰ کہ گھر میں کوئی چیز نہیں بچی، اتنے میں زمین کو کاشت کرنے کا وقت بھی آ گیا اور ہمیں بیجوں کی شدید ضرورت پڑی لیکن ہمارے پاس بیج کا ایک دانہ بھی نہیں تھا کہ کاشت کرتے، قریب تھا کہ زمین بے کار ہوجاتی اور زراعت کا وقت گزر جاتا۔

میں ایک صبح اٹھی، میرے اوپر یہ تمام حالات جمع ہوجانے کی وجہ سے بڑا غم تھا، تو میں نے ایک مال دار شخص کی طرف اپنا ایک آدمی بھیجا جس کے بارے میرا خیال تھا کہ اگر میں اس سے کچھ رقم طلب کروں گی تو وہ ضرور ہماری مدد کرے گا تاکہ میں اس سے اپنی اولاد کے لیے سودا سلف خرید لوں۔

اس نے میرے نمائندہ سے کہا: میں کیسے ان کو ان کی مطلوبہ رقم دے دوں حالانکہ ان کی زمین کاشت نہیں کی گئی اور ان کو کوئی غلہ بھی نہیں ملا اور اس کے شوہر کی بھی کوئی خیر خبر نہیں ہے تو وہ مجھے کہاں سے لوٹائیں گی؟ جب وہ آدمی یہ خبر لے کر آیا تو میں غم سے مرنے لگی اور

میں نے اور میرے بچوں نے ایک دن رات کا کھانا نہ کھایا اور اسی حالت میں ہم نے صبح کر دی:

فَمَا انْتَصَفَ النَّهار، حَتَّى وَرَدَ كتابُ زَوْجِى بِسَلامَتِهِ، وَذَكَرَالسَّبَبُ فِى تَأْخِير كِتَابه، وَأرْسَلَ إلَىّ فِى كِتَابِه سُفْتَجَةً بِمِائَة دِينَارٍ، وتخوت ثِيَاب، قَدْ أَنْفَذَهَا مَعَ تَاجِرٍ مِّنَّ أَهْلِ مِصْر، قِيْمَتُها خَمْسُوْنَ دِينَارًا، فَقَبَضْتُ ذَلِكَ، وَعَمرنا الضَّيْعَة، وَزَرَعْتُ تِلْكَ السَّنَةُ، وَصَلُحَتْ حَالُنَا. ①

ترجمہ: سوا بھی دو پہر بھی نہ ہوئی تھی کہ میرے شوہر کا خط اس کی خیر خبر کے ساتھ پہنچ گیا، خط میں تاخیر کا سبب بھی ذکر کیا تھا، اس نے اپنے خط کیساتھ سو دینار اور کچھ کپڑے جو کہ اس نے ایک مصری تاجر سے حاصل کئے تھے بھیجے جس کی قیمت پچاس دینار تھی، میں نے وہ لے لئے اور زمین کو کاشت کیا اور ہماری حالت بہتر ہو گئی۔

ایک ٹیکسی ڈرائیور کا صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ کر دعا مانگنا اور اسکی غیبی مدد

کچھ عرصہ قبل میں روزی کی تلاش میں کوہاٹ سے کراچی آیا تھا، میرے پاس کچھ رقم تھی اور یہ ارادہ کر لیا تھا کہ کراچی میں اس سے یا تو کوئی چھوٹا موٹا کاروبار شروع کر لوں گا یا پھر ٹیکسی خرید کر چلاؤں گا، کیونکہ میرے پاس کوئی ہنر تو تھا نہیں کہ میں کسی کمپنی میں ملازمت اختیار کرتا اور پھر اپنے کاروبار سے زیادہ اچھی بات اور کیا ہو سکتی تھی، کم از کم کسی کی جلی کٹی تو سننی نہیں پڑتی، لہٰذا کراچی میں کالی پیلی ٹیکسی خرید کر چلانی شروع کر دی۔

دن گزرتے رہے یہاں سے جو تھوڑی بہت آمدنی ہوتی ان میں سے اپنے لیے خرچ نکال کر باقی گھر بھیج دیتا، اس طرح گھر والوں کی طرف سے کبھی کبھار چھوٹی موٹی فرمائشیں بھی آتی رہتیں جو میں اپنی طاقت کے مطابق پوری کرنے کی کوشش کرتا۔

ایک دن میرے چھوٹے بیٹے کا خط موصول ہوا، جس میں اس نے مجھ سے یہ فرمائش کی

---

① الفرج بعد الشدة للتنوخي: الباب السابع، ج۳ ص ۲۸۱، ۲۸۲

تھی کہ ابو! میرے لیے کراچی سے سائیکل خرید کر بھیج دیجیے گا، میں آپ کی طرف سے سائیکل کا انتظار کروں گا، مجھے اس کی خواہش کا بڑی شدت سے احساس ہوا اور میں اس کی کوشش میں لگ گیا کہ اپنے ذاتی خرچ سے کچھ رقم نکال کر بچے کے لیے سائیکل خرید لوں، اس کے لیے چاہے مجھے اضافی کام ہی کرنا پڑ جائے، اس طرح بہت جلد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے پاس سائیکل کے لیے کچھ رقم جمع ہوگئی، لیکن اس دوران بدقسمتی سے ٹیکسی کا انجن خراب ہوگیا جس کے لیے ان پیسوں کے علاوہ میں نے کئی ساتھیوں سے ادھار لے کر ٹھیک کروالیا، جس پر بچے کی سائیکل کے لیے جمع کی ہوئی رقم بھی لگ گئی اور ساتھیوں کا مقروض بھی ہوگیا، مجھے اس اچانک حادثے سے ذہنی طور پر بڑا صدمہ ہوا، لیکن میں نے ہمت نہیں ہاری اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہنے کی کوشش کرتا رہا، کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ پر کامل یقین تھا کہ جو کچھ ہو رہا ہے اسی کی طرف سے امتحان کے طور پر ہو رہا ہے، میں آہستہ آہستہ پھر سنبھلنے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایک روز گھر سے چھوٹے بھائی کا فون آیا جس میں اس نے کہا:

امی کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے اور ڈاکٹروں نے بتایا کہ ان کے بچنے کا واحد حل ہے کہ ان کا جلد از جلد آپریشن کروایا جائے جس پر کم از کم بارہ ہزار روپے اخراجات آئیں گے۔

میں یہ خبر سن کر دم بخود رہ گیا اور اپنے آپ کو سنبھالا دینے کی تمام امیدیں دم توڑتی دکھائی دینے لگی، کیونکہ میرے پاس مزید ادھار لینے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا، جتنے بھی دوست واحباب تھے ان میں سے شاید ہی کوئی ایسا ہو جس سے میں نے ادھار نہ لیا ہو اور مزید کسی سے ادھار لینے کی میرے اندر سکت بھی نہیں رہی تھی، کیونکہ ان حالات میں پچھلے قرضے کی ادئیگی کرنا بھی میرے لیے انتہائی مشکل تھا، کافی سوچ بچار کیا لیکن بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی، بس ایک ہی حل نظر آ رہا تھا اور وہ تھا اپنے آپ کو

اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا، دوپہر کا وقت تھا، میں نے انتہائی پریشانی کی حالت میں شارع فیصل میں مسجد مولانا رومی کے پاس ٹیکسی کھڑی کردی اور نماز پڑھی، نماز کے بعد میں نے دو رکعت **صلوٰۃ الحاجۃ** پڑھی اور دعا کی، دعا میں اللہ تعالیٰ کے سامنے خوب گڑگڑایا اور رویا:

یا اللہ! تو ہی آسرا ہے یا اللہ! تیرے علاوہ کوئی حاجت پوری کرنے والا نہیں، میرے اوپر جو مصیبتیں ہیں اس کو تجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا، یا اللہ! تو ہی میری تمام پریشانیوں کو حل فرما دے۔

نماز سے فارغ ہو کر میں مسجد سے نکلا ٹیکسی میں بیٹھا ہی تھا کہ سامنے سگنل کے پاس کھڑے پینٹ شرٹ میں ملبوس ایک گورے شخص نے مجھے اشارے سے اپنی طرف بلایا، میں ٹیکسی اس کے قریب لے گیا وہ غیر ملکی معلوم ہو رہا تھا، اس نے انگریزی میں مجھے ایئرپورٹ کی طرف جانے کا کہا، مجھے انگریزی نہیں آتی اس لیے اشاروں سے بتایا کہ ڈیڑھ سو روپے لوں گا، جس پر اس غیر ملکی نے کہا OK (ٹھیک ہے) راستے میں اس نے مجھے ٹوٹی پھوٹی اردو میں بتایا کہ وہ ایئرپورٹ جا رہا ہے اور اس کی فلائٹ میں بہت کم وقت رہ گیا ہے لہٰذا جتنا ممکن ہو سکے گاڑی تیز چلاؤ۔

میں نے اپنی بھرپور کوشش کی اور مقررہ وقت سے پہلے اس شخص کو ایئرپورٹ تک پہنچا دیا، گاڑی سے اتر کر اس غیر ملکی نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جتنے کھلے ڈالر تھے سارے میرے ہاتھ میں تھما دیے، میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ کچھ رقم تو ہاتھ آگئی ہے مزید کسی سے ادھار لے کر والدہ کے لیے بھیج دوں گا۔

اس دوران مجھے ایئرپورٹ کے قریب منی ایکسچینج آفس (جہاں رقم کا تبادلہ ہوتا ہے) نظر آیا میں وہاں گیا اور کلرک کو بتایا کہ ڈالر تبدیل کرانے ہیں، اس نے مجھ سے رقم لی اور گن کر کیلکولیٹر سے حساب لگا کر کہنے لگا:

”۳۴ ہزار روپے“ میرے منہ سے بے اختیار نکلا، مجھے یقین نہیں آ رہا تھا میں نے اللہ تعالیٰ کی شان کریمی دیکھ لی تھی، اب میرا اللہ تعالیٰ پر ایمان مزید کامل ہو گیا تھا، میں وہاں سے رقم لے کر سیدھا ایئرپورٹ کی مسجد میں آیا دو رکعت نفل شکرانہ ادا کی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے خوب گڑگڑایا۔

یہ ایک ٹیکسی ڈرائیور کا واقعہ ہے جو کچھ عرصہ پہلے انہوں نے سفر کے دوران سنایا تھا۔ ①

سفر حج میں ایک خاتون کی غیبی مدد

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں ایک قافلہ کے ساتھ جا رہا تھا، راستہ میں میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ قافلہ سے آگے آگے جا رہی ہے، میں نے خیال کیا کہ یہ ضعیفہ اس لئے قافلہ سے آگے چل رہی ہے کہ کہیں قافلہ کا ساتھ نہ چھوٹ جائے، میرے پاس چند درہم تھے وہ میں جیب سے نکال کر اس کو دینے لگا اور اس سے میں نے کہا کہ جب قافلہ منزل پر ٹھہرے تو مجھے تلاش کر کے مل لینا میں قافلہ والوں سے کچھ چندہ جمع کر کے تجھ کو دیدوں گا اس سے اپنے لئے سواری کرایہ پر لے لینا:

فمدت یدھا وقبضت شیاءً من الھواء، فإذا فی یدھا دراھم، فناولتنی إیاھا وقالت: أنت أخذتھا من الجیب ونحن أخذناھا من الغیب. ②

ترجمہ: اس نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور مٹھی میں کوئی چیز لی تو وہ دراہم تھے، سو اس نے مجھے وہ دراہم دیئے اور کہا کہ تو نے جیب سے لیئے ہم نے غیب سے لئے۔

اسکے بعد میں نے اس عورت کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے چند اشعار پڑھ رہی ہے، جن کا ترجمہ یہ ہے: اے دلوں کے محبوب! میرے لیئے تیرے سوا کوئی نہیں، آج تو رحم کردے اس پر جو تیری زیارت کو حاضر ہوئی۔ میرا صبر جاتا رہا اور تیرا

---

① نا قابل فراموش سچے واقعات: ۴۸۷ تا ۴۹۰

② فضائل حج: ص ۲۲۹/ روض الریاحین: الحکایة الخامسة والسبعون، ص ۱۱۷

اشتیاق بہت بڑھ گیا اور دل کو اس سے انکار ہے کہ وہ تیرے سواء کسی سے بھی محبت کرے۔ تو ہی میرا سوال ہے تو ہی میرا مطلوب ہے، تو ہی میری مراد ہے، کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ تیری ملاقات کب ہو سکے گی، مجھے جنت سے اس کی نعمتیں مقصود نہیں مجھے جنت اس لئے مطلوب ہے کہ اس میں تیرا دیدار ہو گا۔

ایک اژدھے کے ذریعے پاؤں سے زہریلے مواد کا اخراج

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں مصیصہ میں جبل نور پر تھا، وہاں میرے پاؤں میں ایک بڑی نوکیلی ہڈی گھس گئی۔ میں نے اس کے نکالنے میں حتی المقدور کوشش کی، مگر نکال نہ سکا اور میرے پاؤں ہی میں ایک مدت تک رہی یہاں تک کہ پاؤں سوج گیا اور اس میں پیپ پڑ گئی اور سیاہ ہو گیا، اور بھری ہوئی مشک کے مانند پھول گیا اور میں ایک درخت کے نیچے پڑا رہا۔ میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گیا، اس وقت کچھ بو (بدبو) محسوس ہونے لگی، میں نے آنکھیں کھولیں تو کیا دیکھتا ہوں:

فإِذابحيّة سوداء قدوضعت فمهاعلى الموضع الذى فيه العظم وجعلت تمصّه وترمى القيح والدم، فغمضت عينى، فلم تزل تمص وترمى الدم حتى وصلت إِلى العظم، فحرّكته، وأخرجته، ثم أحست بشئى ليّن مسح على رِجلى، فلاأدرى ذلك تؤلمنى، وزال ماعندى من الألم، والحمدللّه على ذلك حمداً كثيراً، فسبحان اللّه اللطيف الخير، الذى هوعلى شيئى قدير. ①

ترجمہ: ایک بڑا کالا سانپ اس ہڈی کی جگہ پر منہ لگائے پڑا ہے اور زخم کو چوس چوس کر خون اور پیپ پھینکتا جاتا ہے۔ میں نے آنکھ بند کر لی وہ سانپ اسی طرح خون اور پیپ چوس چوس کر پھینکتے ہوئے ہڈی تک پہنچا اور اسے ہلا کر نکال ڈالا، پھر مجھے معلوم

---

① روض الرياحين: الحكاية الرابعة عشرة بعدالأربع مئة، ص ۳۳۲

ہوا کہ کوئی نرم چیز میرے پاؤں پر لگائی نہ معلوم اس نے اپنی زبان لگائی یا دم، اس کے بعد میں اٹھ بیٹھا تو خون، پیپ اور ہڈی سب چیزیں پڑی ہوئی تھیں اور مجھے یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ میرے کس پیر میں درد تھا۔ اور سارا درد جاتا رہا اس پر اللہ کا بڑا شکر ہے ”سُبحَانَ اللَّطِیفُ الْخَبِیرُ الَّذِیْ هُوَعَلَی کُلِّ شَیءٍ قَدِیر“.

ایک سال تک اللہ تعالیٰ نے رقم کی حفاظت کی

ہشام بن خالد کہتے ہیں کہ میں ایک مسجد میں چلا گیا اس حال میں کہ میرے پاس ایک تھیلا تھا جس میں ہزار درہم تھے، ان کے علاوہ میرے پاس کچھ نہ تھا، وہ دراہم میری کل جمع پونجی تھے، میں نے وہ تھیلا ایک ستون کے ساتھ رکھ دیا اور نماز پڑھنے لگا، نماز کے بعد اس تھیلے کو وہیں بھول کر واپس چلا آیا، اس تھیلے کو کھونے کی وجہ سے میں بڑی مصیبت میں گرفتار ہوگیا اور میرے برے حالات کے بوجھ نے مجھے کچل ڈالا، مگر میں نے ایک سال تک کسی کو بھی اپنے حال سے آگاہ نہ کیا۔

اس کے بعد میں نے اس ستون کے پاس نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے وہ تھیلا واپس دلوادے اور حال یہ تھا کہ ایک بڑھیا میرے برابر میں بیٹھی ہوئی میری دعا سن رہی تھی، میں نے اس سے کہا: ایک تھیلا ہے جس کو پچھلے سال میں اسی ستون کے پاس بھول گیا تھا، کہنے لگی: وہ تو میرے پاس ہے اور پچھلے ایک سال سے میں تمہاری منتظر ہوں، پھر وہ بڑھیا وہی تھیلا مجھے دے کر چلی گئی۔ ①

زندگی سے مایوس بیمار کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا سکھانا اور شفایابی

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار ایسا سخت بیمار ہوا کہ مجھے بھی اور دیکھنے والوں کو بھی میری زندگی سے ناامیدی ہوگئی، میں اسی تکلیف شدید میں تھا کہ میں نے جمعہ کی شب خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس آئے اور میرے سرہانے بیٹھ گئے اور

---

① الفرج بعد الشدة للتنوخی: الباب السابع، ج ۳ ص ۹۳

ان کے پیچھے بہت سی مخلوق آئی، وہ داخل ہوتے وقت پرندوں کی شکل پر تھے اور بیٹھنے کے بعد آدمیوں کی شکل بن گئے، وہ داخل ہوتے رہے اور میں دروازہ کو دیکھتا رہا، جب وہ داخل ہو چکے تو اس شخص نے سر اٹھایا اور فرمایا: اس شہر میں تین آدمیوں کی عیادت کے ارادہ سے آیا ہوں، ایک تو یہ شخص میری طرف اشارہ کر کے، دوسرا صالح خلقانی، میں ان کو اس سے پہلے نہیں جانتا تھا، تیسرے ایک عورت جس کا نام نہ لیا۔ پھر اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھ کر یہ دعا پڑھی: "بِسۡمِ اللّٰهِ رَبِّیَ اللّٰهُ حَسۡبِیَ اللّٰهُ تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللّٰهِ اِعۡتَصَمۡتُ عَلَى اللّٰهِ فَوَّضۡتُ أَمۡرِیۡ إِلَى اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ" پھر مجھ سے فرمایا: ان کلمات کو بہت پڑھا کرو، اس میں ہر بیماری کی شفا اور ہر تکلیف سے راحت اور ہر دشمن پر کامیابی ہے، پہلے پہل اسے حاملینِ عرش نے پڑھا تھا، جب انہیں عرش کے اٹھانے کا حکم ہوا اور قیامت تک اسے پڑھتے رہیں گے ایک شخص جو آپ کے دائیں یا بائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے پوچھا کہ یارسول اللہ! اگر اسے کوئی دشمن سے مقابلہ کے وقت پڑھے، فرمایا: واہ! واہ! اس میں فتح ونصرت اور خوش خبری ہے، میں نے خیال کیا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ ابوبکر ہیں؟ فرمایا:

هذاعمّی حمزة رضی اللّٰه عنه، ثم أومأبيده إلى مَن ورائه وقال: وهؤلاء الصالحون، ثم خرج فانتبهت وقدخرجت من علّتی وبُرئتُ منها، وأصبحت أصحّ ماكنت، والحمدللّٰه ربّ العالمين۔ ①

ترجمہ: یہ میرے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں، پھر اپنے دست مبارک سے بائیں جانب اشارہ کر کے فرمایا: یہ شہداء ہیں اور پھر پیچھے کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: یہ صالحین ہیں

---

① روض الرياحين: الحكاية السادسة عشرة بعد الأربع مئة، ص ۳۳۳، ۳۳۴

اور پھر تشریف لے گئے، میں بیدار ہوا تو میری بیماری جاتی رہی اور صبح سے پہلے میں زیادہ تندرست ہو گیا۔ والحمدللہ رب العٰلمین۔

اللہ رب العزت نے شیر کے ذریعے کنویں سے باہر نکال دیا

شیخ ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سال حج کو گیا، میں چلتے چلتے ایک کنویں میں گر پڑا، میرے نفس نے تقاضا کیا کہ کسی سے مدد چاہوں، میں نے کہا: واللہ! میں کسی سے مدد نہیں چاہوں گا، ابھی خیال تمام نہ ہوا تھا کہ دو آدمی کنوئیں پر سے گزرے، ایک نے دوسرے سے کہا: چلو اس کنویں کا منہ بند کر دیں تاکہ کوئی اس میں گر نہ پڑے، چنانچہ انہوں نے بانس اور نرسل جمع کر کے کنویں کا منہ بند کر دیا۔ میرا ارادہ ہوا کہ انہیں پکاروں، پھر جی میں کہا:

إِلی من هو أقرب منهما و سکت، فبينما أنا بعد ساعة إِذا بشيئی جاء فکشف عن رأس البئر، وأدلی رِجليه و کأنه يقول: تعلق بی فی همهمة منه کنت أعرف منه ذلک، فتعلّقت به فأخرجنی فإِذا هو سبع، فمرّ و هتف بی هائف يا أبا حمزة أليس هذا أحسن، نجيناک من التّلف بالتلف، فمشيت و أنا أقول: ①

ترجمہ: اسے نہ پکاروں جوان سے بھی قریب ہے اور خاموش ہے؟ تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چیز نے آ کر کنویں کا منہ کھولا اور اپنے پاؤں لٹکائے اور گنگنائی آواز سے کچھ کہا، گویا وہ یہ کہتے تھے کہ میرے پاؤں سے لٹک جاؤ یہی میری سمجھ میں آیا اور میں اس کے پاؤں سے لٹک گیا اور اس نے مجھے نکال لیا، دیکھا تو وہ شیر تھا، پھر وہ چلا گیا اور ایک ہاتف نے مجھ سے کہا: اے ابوحمزہ! کیا یہ اچھا نہ ہوا کہ ہم نے تجھے ایک مہلک (ہلاک کرنے والی چیز) شئی کے ذریعہ ہلاکت سے بچایا۔

---

① روض الرياحين: الفصل الأوّل من الخاتمة، ص ۴۰۲

نصرت الٰہی کی وجہ سے جان بچ گئی

ہارون رشید نے ایک خادم کو حکم دے کر کہا: جب رات ہو جائے تو فلاح حجرے کے پاس جا کر اسے کھولنا اور تمہیں اس میں جو بھی شخص نظر آئے اسے پکڑ کر لانا، پھر فلاں صحرا کی کھائی میں اسے پھینک کر مٹی سے ڈھانپ لینا اور تمہارے ساتھ فلاں دربان بھی ہونا چاہیے۔ چنانچہ خادم حجرے کے دروازے کے پاس آیا اور اسے کھولا، اس میں ایک لڑکا تھا جو ایسا معلوم ہوتا تھا گویا وہ طلوع ہوتا ہوا سورج ہے، تو خادم نے اسے زور سے کھینچا، اس نے کہا: اللہ سے ڈرو، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ہوں، اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اس بات سے ڈرو کہ تم اس کے سامنے میرے خون میں رنگے ہوئے حاضر ہو، تو خادم نے ان کی بات کا کوئی دھیان نہ دیا اور اپنے ساتھیوں کو لے کر انہیں مقررہ جگہ پر لے گیا۔ وہاں پہنچ کر قریب ہی تھا کہ لڑکا ہلاک ہو جاتا اور اس نے وہ کھائی بھی دیکھ لی جس میں اس کو ڈالنا تھا، تو اس نے ہارون رشید کے خادم سے کہا: اے لڑکے! جو کام تم نے ابھی کیا نہیں اس سے تو رجوع ہو سکتا ہے لیکن جو کچھ ہو چکا اس سے رجوع نہیں ہو سکتا، مجھے دو رکعت نماز پڑھنے دو اور پھر جو تم حکم کرو گے میں کر لوں گا۔ اس نے کہا: جیسے تمہاری مرضی۔

پھر نوجوان نے کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں اور یہ دعا کی:

یَاخَفِیَّ اللُّطْفِ اَغِثْنِیْ فِیْ وَقْتِی ھٰذَا وَالْطُفْ بِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ.

ترجمہ: اے وہ ذات! جو چھپے ہوئے بھی مہربانیاں اور احسان کرتا رہتا ہے، اس وقت تو میری مدد کر اور اپنی پوشیدہ مہربانی سے مجھ پر رحم کر میں تجھ ہی سے فریاد کرتا ہوں۔

اللہ کی قسم! ابھی وہ اپنی دعا پوری بھی نہ کر پایا تھا کہ ہوا چلی اور غبار اڑا حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھنے بھی نہ پائے، وہ سب اپنے چہروں کے بل گر پڑے اور اپنے میں مشغول ہو کر نوجوان سے غافل ہو گئے پھر وہ ہوا رک گئی، انہوں نے نوجوان کو ڈھونڈا

تو وہ تھا ہی نہیں اور اس کی رسیاں پھینکی ہوئی تھیں، خادم نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ہم تو برباد ہوگئے امیر المؤمنین تو یہ سمجھیں گے کہ ہم نے اسے رہا کردیا تو ہم انہیں کیا جواب دیں گے؟

اگر ہم جھوٹ بول بھی دیں گے تو پھر بھی نہیں چھوٹ سکتے کیوں کہ ان کو نوجوان کی خبر پہنچ ہی جائے گی تو وہ ہمیں مار ڈالیں گے اور اگر ہم سچ بول دیں گے تو کوئی نہ کوئی ناگوار بات فوری طور پر پیش آئے گی۔

اس کے ایک عقل مند ساتھی نے کہا: حکماء کہتے ہیں:

إِنْ كَانَ الْكَذِبُ يُنْجِيْ، فَالصِّدْقُ أَرْجِى وَأَنْجى.

ترجمہ: اگر جھوٹ بچاتا ہے تو سچ تو اس سے بھی بڑھ کر پرامید ہے اور وہ تو جھوٹ سے بھی زیادہ بچانے والا ہے۔

پھر وہ جب ہارون رشید کے سامنے حاضر ہوئے تو ہارون رشید نے ان سے کہا: میں نے تمہیں جو حکم دیا اس کی کیا تعمیل کی؟

خادم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں آپ سے بالکل سچ کہوں گا اور مجھ جیسا آدمی آپ کے دربار میں جھوٹ بولنے کی جرأت بھی نہیں کرسکتا، لہٰذا واقعہ اس طرح ہے اور پورا واقعہ بیان کردیا۔ تو ہارون رشید نے کہا:

لَقَدْ تَدَارَكَهُ اللُّطْفُ الْخَفِيُّ، وَاللّٰهِ، لَأَجْعَلَنَّهَا فِي مُقَدِّمَاتِ دُعَائِيْ، اِمْضِ لِشَأْنِكَ، وَاكْتُمْ مَاجَرى. ①

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی مخفی مہربانی اس کے ساتھ شامل ہوگئی، اللہ کی قسم! میں اسے سب سے پہلے اپنی دعا میں یاد رکھوں گا، اپنے کام میں لگے رہو اور جو کچھ ہو چکا اسے راز میں رکھو۔

---

① الفرج بعد الشدة للتنوخی: الباب الثالث: ھارون الرشید یأمر بقتل فتی علوی فینجیه اللّٰه تعالی. ج ۱ ص ۲۷۰

نصرتِ الٰہی سے موت کے منہ سے رہائی پانے والا

عبیداللہ بن زیاد نے ایک قاصد کو اپنے کسی کام سے یزید بن معاویہ کے پاس بھیجا، جب وہ پہنچا تو یزید سے ایک خارجی آدمی بات چیت کر رہا تھا، باتوں کے دوران اس نے کہا اے بدبخت! تو یزید نے خارجی سے کہا: اللہ کی قسم! میں تجھے ضرور قتل کروں گا، یہ سن کر خارجی اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہوئے کچھ بولنے لگا، یزید نے خارجی سے کہا: تم کیا بول رہے ہو؟ اس نے کہا: میں بول رہا ہوں:

عسیٰ فَرَّجَ یأتِیْ بِہِ اللّٰہُ اِنَّہٗ کُلَّ یَوۡمٍ فِیۡ خَلِیۡقَتِہٖ اَمۡرٌ
اِذَااشۡتَدَّ عُسۡرٌفَارۡجُ یُسۡرً افَاِنَّہٗ قَضَی اللّٰہُ اَنَّ الۡعُسۡرَ یَتۡبِعُہُ الۡیُسۡرُ

ترجمہ: ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ فراخی کو لے آئے کیوں کہ وہ ہر روز اپنے بندوں کے بارے میں فیصلے کرتے رہتے ہیں، جب مشکل بڑھتی ہے تو آسانی کو کھینچتی ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے ہو چکا ہے کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔

یزید نے (اپنے آدمیوں سے) کہا: اسے باہر نکالو اور اس کی گردن اڑا دو، پھر ہیثم بن الاسود نے آ کر کہا: یہ کیا معاملہ ہے؟ تو اس کو اس بارے میں بتا دیا گیا، اس نے کہا: ابھی تھوڑی دیر رکو یہاں تک کہ میں واپس آؤں، وہ تھوڑی دیر کے بعد آ کر کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! تم مجرم کو اس کی قوم کے قاصدوں کے حوالے کر دو، یزید نے کہا: یہ تمہارے حوالے ہے۔

سو ہیثم بن الاسود اس کا ہاتھ پکڑ کر لے گیا اور خارجی کہہ رہا تھا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ پر غالب آنا چاہ رہا تھا لیکن اللہ تعالیٰ اس پر غالب ہو گئے۔ ❶

---

❶ الفرج بعد الشدة للتنوخی: الباب الثامن، ج۴ ص ۱۲۰

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی فقر وفاقہ کے دوران غیبی نصرت

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۱ھ) فرماتے ہیں کہ میں نہر کے کنارے سے خرنوب اشوک (ایک درخت کا نام ہے) سے گری پڑی سبزی اور پتے لے کر آتا اور ان کو کھا کر گزارہ کرتا، بغداد میں اس قدر گرانی تھی کہ کوئی چیز خریدنے کی سکت نہیں تھی، مجھے کئی کئی دن بغیر کھائے ہو جاتے تھے اور میں اس کی تلاش میں رہتا تھا کہ کہیں کوئی پھینکی ہوئی چیز مل جائے تو اسے اٹھا کر بھوک مٹا لوں:

فخرجت يوما من شدة الجوع إلى الشط لعلي أجد ورق الخس أو البقل، أو غير ذلک فأتقوت به فما ذهبت إلى موضع إلا وغيری قد سبقني إليه وإن وجدت أجد الفقراء يتزاحمون عليه فأتركه حبا، فرجعت أمشي وسط البلد أدرک منبوذا إلا وقد سبقت إليه.

ترجمہ: ایک روز بھوک کی شدت میں اس امید پر دریا کے کنارے چلا گیا کہ شاید مجھے سبزی وغیرہ کے پتے پڑے ہوئے مل جائیں گے تو اسے کھا لوں گا، مگر میں جہاں بھی پہنچا معلوم ہوا کہ مجھ سے پہلے کوئی دوسرا اٹھا کر لے گیا، کہیں کچھ ملا تو وہاں دوسرے غریبوں اور ضرورت مندوں کو اس پر چھینا چھپٹی کرتے ہوئے دیکھا اور اسے میں ان کی خاطر چھوڑ کر چلا آیا، میں وہاں سے چلتا ہوا اندرون شہر آیا، خیال تھا کہ کوئی پھینکی ہوئی چیز مل جائے گی، لیکن یہاں بھی اندازہ ہوا کہ کوئی مجھ سے پہلے اٹھا کر لے گیا۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں بغداد کے عطر بازار میں واقع مسجد یٰسین کے پاس پہنچا تو بہت ہی نڈھال ہو چکا تھا، اور قوتِ برداشت جواب دے چکی تھی، میں مسجد میں داخل ہو گیا اور ایک کونے میں بیٹھ کر موت کا انتظار کرنے لگا، اتنے میں ایک عجمی نوجوان صاف ستھری روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت لے کر آیا اور بیٹھ کر انہیں

کھانا شروع کر دیا۔

كلما رفع يده باللقمة أن أفتح فمي من شدة الجوع، حتى أنكرت ذلك على نفسي فقلت: ما هذا، وقلت: ما ههنا إلا الله، أو ما قضاه من الموت.

ترجمہ: وہ جب لقمہ لے کر ہاتھ اوپر کرتا تو بھوک کی شدت کی وجہ سے بے اختیار میرا منہ کھل جاتا، کچھ دیر کے بعد میں نے اپنے آپ کو ملامت کی اور دل میں کہا یہ کیا حرکت ہے؟ یا تو خدا کھانے پینے کا انتظام کرے گا اور اگر موت کا فیصلہ لکھا جا چکا ہے تو پھر وہ پورا ہو کر رہے گا۔

اچانک عجمی کی نظر میرے اوپر پڑی اور اس نے مجھے دیکھ کر کہا: بھائی آؤ کھانا کھالو میں نے منع کر دیا، اس نے قسم دی تو آخر کار میں راضی ہو گیا اور رک رک کر تھوڑا تھوڑا کھانے لگا، وہ مجھ سے پوچھنے لگا تم کیا کرتے ہو؟ کہاں کے ہو؟ اور کیا نام ہے؟ میں نے کہا میں جیلان سے پڑھنے کے لئے آیا ہوں، اس نے کہا میں جیلان کا ہوں، کیا تم ابو عبداللہ صومعی درویش کے نواسے عبدالقادر جیلانی کو جانتے ہو؟ میں نے کہا میں وہی تو ہوں۔

اتنا سنتے ہی اس میں اضطرابی کیفیت پیدا ہوئی اور اس کے چہرہ کا رنگ فق ہو گیا، اس نے کہا:

واللّٰه لقد وصلت إلى بغداد، معي بقية نفقة لي، فسألت عنك فلم يرشدني أحد ونفذت عقتي، ولي ثلاثة أيام لا أجد ثمن قوتي، إلا مما كان لك معي، وقد حلت لي الميتة، وأخذت من وديعتك هذا الخبز والشواء، فكل طيبًا، فإنما هو لك، وأنا ضيفك الآن، بعد أن كنت ضيفي. ❶

ترجمہ: بخدا بغداد پہنچتے ہی میں نے تمہیں تلاش کیا تھا، اور اس وقت میرے پاس میرے خرچ کے کچھ پیسے باقی تھے، لیکن کسی نے تمہارا پتہ نہیں بتایا اسی اثناء میں میرے خرچ کے پیسے ختم ہو گئے، جب تین دن تک منہ میں دانہ نہیں گیا، اور حالت

---

❶ ذيل طبقات الحنابلة: ترجمة: عبد القادر بن أبي صالح بن عبد الله، ج ۲ ص ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵

ایسی ہو گئی جس میں مردار کھانا بھی جائز ہو جاتا ہے تو تمہارے جو پیسے میرے پاس امانت تھے، اس میں سے یہ گوشت اور روٹی لے کر آیا ہوں، اب آپ اچھی طرح اطمینان سے کھانا کھائیں، یہ سب آپ ہی کا ہے اور اب تک تو آپ میرے مہمان تھے لیکن اب میں آپ کا مہمان ہوں۔

میں نے اس سے کہا: آخر کیا بات ہے؟ اس نے کہا آپ کی والدہ نے میرے ہاتھ دینار بھجوائے تھے، میں اسی میں بحالت مجبوری یہ خرید کر لایا ہوں اور آپ سے اس کی معذرت چاہتا ہوں، میں نے اسے تسلی دی اور کہا کہ تم بالکل مطمئن اور بے فکر رہو (تم نے جو کچھ کیا ٹھیک ہی کیا) پھر میں نے بچا ہوا کھانا بھی اسی کو دے دیا اور زادِ راہ کے طور پر خرچہ بھی دیا۔

بچہ پل پر سے گرا اور صحیح سالم تھا

ابو سالم دیسم بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے آذربائیجان کے کنارے پر ایک نہر دیکھی جس کو ''الرس'' کہا جاتا تھا، اس کے پانی کا بہاؤ بہت تیز تھا اور اس میں بہت سارے پتھر تھے جن میں سے کچھ پانی کے اوپر نظر آتے تھے اور کچھ پانی کے اندر تھے، اس میں کشتیوں کی کوئی گذرگاہ نہیں تھی، اس کے ایسے خطرناک کنارے تھے جن کی کسی کام کے تحت منصوبہ بندی نہ کی گئی تھی، اس نہر پر ایک پل تھا جس پر ہر وقت قافلے گزرتے رہتے تھے۔

چنانچہ ایک دن میں اپنے لشکر کے ساتھ اس پل پر سے گزر رہا تھا، جب میں پل کے بیچ میں پہنچا تو میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے ایک چھوٹے بچے کو اٹھائے ہوئے تھی، تو اس پر اچانک ایک خچر نے حملہ کیا جس کی وجہ سے وہ خود پل پر گر گئی اور بچہ اس ہاتھ سے چھوٹ کر نہر میں گر گیا اور اسے پل اور پانی کے درمیان تھوڑا فاصلہ ہونے کی وجہ

سے بہت کم وقت لگا، پھر بچے نے غوطہ کھایا اور لشکر میں شور مچ گیا، ہم نے اس بچے کو پانی کی سطح پر تیرتے ہوئے دیکھا اور وہ اس پتھر سے بال بال بچ گیا، اور حال یہ تھا کہ اس جگہ پر کثرت سے عقاب پائے جاتے تھے اور اس نہر کے کناروں پر ان کے گھونسلے تھے، وہ عقاب بچے کی جانب تمنا کرنے لگا، سو میں اور سب کے سب چیخیں مارتے ہوئے اس کی طرف لپکے اور عقاب کو خوب زدہ کر دیا، اس نے بچے کو زمین پر چھوڑ کر اڑ گیا:

فلحقنا الصَّبِی، وَإِذا هُوَ سَالم، مَا وصل إِلَيْهِ جرح، وَهُوَ يبكى فكببناه، حَتَّى خرج المَاء من جوْفه، وحملناه إِلَى أمه حَيًّا، سَالِمًا. ①

ترجمہ: پھر ہم نے آکر جب بچے کو اٹھایا تو وہ بالکل صحیح سلامت تھا، وہ معمولی زخمی بھی نہیں ہوا تھا، اور وہ رو رہا تھا، ہم نے اس کو الٹا لٹایا یہاں تک کہ اس کے پیٹ سے پانی نکل گیا اور پھر اس کو زندہ صحیح سلامت اس کی ماں کے حوالے کر دیا۔

ایک مفلوج شخص کو بچھو کے ڈسنے سے شفاء ہوگئی

فقیہ عبد الوہاب بن محمد فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مفلوج آدمی کو دیکھا جو اصبہان مکرم کے لشکر کے پاس علاج کے لیے لایا گیا اور اس کو ان کے پڑوس میں سرائے (مسافر خانہ) کے شرقی جانب والے دروازہ پر لٹایا گیا تھا، اس کے لیے دوسری جگہ تلاش کی گئی تھی لیکن اس سرائے کے علاوہ دوسری جگہ ان کو نہیں ملی، تو اس کے ساتھیوں نے اس کو اسی جگہ اتار دیا جبکہ وہ جگہ بچھوؤں سے بھری ہوئی تھی۔

چنانچہ اس کے ساتھی اس کو چھوڑ کر رات کو چھت پر چڑھ گئے، تو دوسرے دن انہوں نے اس کو بیٹھا ہوا پایا حالانکہ اس کے ساتھی اس کو اس حال میں چھوڑ کر گئے کہ وہ

---

① الفرج بعد الشدة للتنوخي: الباب التاسع، ج۴ ص ۱۶۶، ۱۶۷

کروٹ بھی نہیں بدل سکتا تھا اور وہ بیماری سے چور چور تھا، اس کی بات چیت میں فصاحت آ گئی تھی۔

اگلے دن کچھ حکیموں کو بلوایا گیا تو انہوں نے اس کا معائنہ کرتے ہوئے اس کے الٹے پیر کے انگوٹھے میں بچھو کے ڈنک کا اثر پایا، تو انہوں نے کہا:

انُتقل السَّاعَة من هَذَا الخان، فَإِنَّهُ مَشْهُور بِكَثْرَة الجرارات، وَقد لسعتک وَاحِدَة مِنْهُنَّ فأبرأتک، وعشت بِشَيْء مَا عَاش أحد بِهِ قطّ. ①

ترجمہ: اسی وقت اس سرائے سے نکل جاؤ کیوں کہ اس جگہ میں بہت بچھو ہیں اور ان بچھوؤں میں سے ایک نے تم کو ڈنک مارا ہے جس کے ذریعے تمہیں اللہ تعالیٰ نے شفاء دی ہے، تم اس چیز سے تندرست ہوئے، جس سے آج تک کوئی زندہ نہ رہا۔

کیوں کہ زہر نے اس جگہ سے تجاوز نہیں کیا جہاں پر ڈنگ مارا گیا تھا، عنقریب اس کے بعد تم کو سخت جلن اور گرمی ہوگی، سو اس پر تم صبر کرنا یہاں تک کہ میں تھوڑی رطوبت سے تمہارا علاج کروں تا کہ فالج کی ٹھنڈک تم تک واپس نہ لوٹے، اب تم یہاں سے چلے جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ بچھو تمہیں دوبارہ ڈنگ مارے اور تم ہلاک ہو جاؤ۔

چنانچہ وہ آدمی وہاں سے چلا گیا اور حکیم دوسری جگہ اس کا علاج کرتا رہا یہاں تک کہ وہ شفایاب ہو گیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے لیے عافیت اور سلامتی مقدر کر رکھی تھی۔

بیماری سے تنگ آ کر چھری ماری اور وہ ذریعہ شفاء بن گئی

ابو جعدۃ فرماتے ہیں کہ ابوعزہ جمحی جو زمانہ جاہلیت میں شاعر رہ چکے ہیں انہیں برص کا مرض لاحق ہو گیا، قریش کے لوگ نہ تو ان کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور نہ ہی ان کے ساتھ بیٹھتے تھے، انہوں نے ایک مرتبہ تنگ آ کر کہا:

---

① الفرج بعد الشدة للتنوخی: الباب التاسع، ج۴ ص ۱۶۰ ۱ ۱۶۱

اَلْمَوْتُ خَيْرٌ مِّنْ هٰذِهِ الْحَيَاةِ.

ترجمہ: اس زندگی سے تو موت ہی بہتر ہے۔

سو وہ چھرا لے کے مکہ کی ایک گھاٹی میں گیا، پھر اس کو اپنے پہلو میں داخل کر دیا، چنانچہ وہ چھرا جلد اور جھلی کے درمیان میں پھنس گیا تو اس میں سے زرد رنگ کا پانی بہنے لگا اور وہ اسی لمحے برص سے شفایاب ہو گیا، تو وہ کہنے لگا:

اے وائل اور نہد قبیلے اور لق دوق صحراء اور چٹیل پہاڑ کے رب! اور وہ رب جو نجد قبیلے کی اصلاح کرتا ہے، میں آپ کا فرماں بردار ہو گیا، آپ نے مجھے اس بیماری سے جو مجھے لاحق ہوئی تھی شفایاب کیا بعد اس کے کہ جب میں نے چھرا اپنی ہلاکت کے لیے اپنے پہلو میں مارا لیکن آپ نے ذریعہ ہلاکت کو ذریعہ شفا بنا دیا۔ ❶

حضرت دانیال علیہ السلام کی بھوکے شیروں سے حفاظت اور غیبی رزق کا انتظام

عبداللہ بن ابی ہذیل سے روایت ہے کہ بخت نصر نے دو شیروں کو بھوکا رکھا، پھر ان دونوں کو ایک قید خانے میں ڈال دیا اور حضرت دانیال علیہ السلام کو پکڑ کر ان دونوں کے پاس پھینک دیا، تو انہوں نے حضرت دانیال علیہ السلام کو کچھ نقصان نہ پہنچایا۔ سو جتنا عرصہ اللہ کو منظور ہوا وہ وہاں ٹھہرے رہے، پھر اس کے بعد ان کو بھی کھانے پینے کی خواہش ہوئی جو کہ ہر آدمی کو ہوتی ہے، پس اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو جو کہ شام میں تھے وحی بھیجی کہ دانیال کے لیے کھانے پینے کی چیزیں تیار کرو، تو انہوں نے عرض کیا: اے پروردگار! میں تو اس مقدس شہر میں ہوں جب کہ دانیال عراق کی زمین بابل کے مقام پر ہیں، تو ان پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ ہم نے تم کو جس چیز کا حکم دیا ہے وہ تیار کرو، ہم عن قریب تمہارے پاس ایک ایسے شخص کو بھیجیں گے جو تمہیں اور تمہاری تیار کی ہوئی چیزوں کو اٹھا لے جائے گا، چنانچہ انہوں نے حکم کی تعمیل کی پھر اللہ تعالیٰ

---

❶ الفرج بعد الشدة للتنوخي: الباب العاشر، ج۴ ص ۱۹۵

نے ان کے پاس ایک ایسا آدمی بھیجا جس نے ان کو اور ان کے تیار کیے ہوئے کھانے کو اٹھا لیا حتیٰ کہ وہ قید خانے کے کنارے پر جا کر رکے، تو حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں اَرمیا ہوں۔

حضرت دانیال علیہ السلام نے پوچھا: تم یہاں کیسے آئے؟

اس نے کہا: مجھے تمہارے رب نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔

حضرت دانیال علیہ السلام نے پوچھا: اور انہوں نے میرا ذکر بھی کیا؟

اس نے کہا: ہاں! تو دانیال علیہ السلام نے کہا:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ لَایَنْسٰی مَنْ ذَکَرَهٗ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ یُجِیْبُ مَنْ رَجَاهُ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ مَنْ تَوَکَّلَ عَلَیْهِ کَفَاهُ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ مَنْ وَثِقَ بِهٖ لَمْ یَکِلْهُ اِلٰی غَیْرِهٖ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بِالصَّبْرِ نَجَاةً، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَیَکْشِفُ ضَرَّنَابَعْدَ کَرْبِنَا، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَیَقِیْنَاحِیْنَ یَسُوْءُ ظَنُّنَا بِاَعْمَالِنَا، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَرَجَاؤُنَاحِیْنَ تَنْقَطِعُ الْحِیَلُ عَنَّا. ①

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو اپنے کو یاد رکھنے والے کو نہیں بھولتا اور تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں کہ جس سے امید باندھنے والا ناکام نہیں ہوتا اور تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو اس پر بھروسہ کرنے والے کو اپنے علاوہ کسی کے حوالے نہیں کرتا اور تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو کہ صبر کے بدلے میں نجات دیتا ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو کہ ہمارے دکھ کے بعد اسے دور کر دیتا ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو کہ ہمارے اعمال سے ہماری نا امیدی اور بدگمان ہو جانے کے وقت قابلِ بھروسہ ہے اور تمام

---

① البداية والنهاية: ذكر شيء من خبر دانيال عليه السلام، ج ٢ ص ٤٨

تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو کہ ہماری ساری تدبیریں معطل، منقطع، ناممکن اور بے اثر ہو جانے کے وقت ہماری امید کا محل ہے۔

تین محدثین پر فقر و فاقہ اور غیبی رزق کا انتظام

امام ابوبکر بن ابوعلی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ امام ابن المقری رحمہ اللہ نے کہا کہ میں اور امام طبرانی اور ابوالشیخ رحمہم اللہ مدینہ منورہ میں تھے، تو خرچہ میں ہمارا ہاتھ بہت تنگ ہو گیا، ہم نے صومِ وصال رکھا، جب عشاء کا وقت آ گیا تو ہم روضہ اقدس کے پاس گئے اور عرض کی یا رسول اللہ! ہم بھوکے ہیں، امام طبرانی رحمہ اللہ نے مجھ کو کہا کہ بیٹھ جاؤ یا تو رزق مل جائے گا یا موت آ جائے گی، میں اور امام ابوالشیخ رحمہما اللہ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے:

فحضر الباب علوی ففتحنا له فإذا معه غلامان بقفتين فيهما شيء كثير وقال: شكوتموني إلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم رأيته في النوم فأمرني بحمل شيء إليكم. ➊

ترجمہ: دروازے پر ایک علوی آیا ہم نے اس کے لئے دروازہ کھولا، اس کے ساتھ دو لڑکے تھے، ان کے پاس دو ٹوکریاں تھیں اور ان میں بہت کچھ سامان تھا، اس نے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میری شکایت کی، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ نے حکم ارشاد فرمایا کہ تم کو کچھ دے کر آؤں۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی تنگ دستی میں غیبی نصرت

امام محمد بن ابی حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا انہوں نے فرمایا:

➊ تذكرة الحفاظ: ترجمة: ابن المقرئ أبو بكر محمد بن ابراهيم بن علي بن عاصم، ج ۳ ص ۱۲۱، ۱۲۲

خَرَجتُ إِلَى آدمَ بنِ أَبِي إِيَاسٍ، فتخلَّفتْ عَنِّي نفقتِي، حتَّى جعلتُ أَتناولُ الحَشِيشَ، ولاَ أُخبِرُ بذلكَ أَحداً. فلمَّا كانَ اليَومُ الثَّالثُ أَتانِي آتٍ لَمْ أَعرِفْهُ، فناولَنِي صُرَّةَ دَنانِيرَ، وقَالَ: أَنفِقْ عَلَى نَفسِكَ. ①

ترجمہ: میں حضرت آدم بن ابی ایاس رحمہ اللہ کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے نکلا میرا خرچہ پہنچنے میں تاخیر ہوئی، حتی کہ میں گھاس کھانے لگا اور اس کی کسی کو خبر نہیں دیتا تھا، جب تیسرا دن ہوا تو میرے پاس ایک آنے والا آیا جس کو میں نہیں جانتا تھا، اس نے مجھے دیناروں کی ایک تھیلی دی اور کہا کہ اپنے اوپر خرچ کرو۔

ایک جوڑے کے مالک کو اللہ تعالیٰ نے گورنر بنا دیا

خالد بن عبداللہ کو بہت تنگی اور فقر وفاقے کا سامنا تھا، ایک دن وہ اپنے گھر میں بیٹے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ہشام بن عبدالملک کا قاصد آیا اور عرض کیا: ہشام بن عبدالملک آپ کو عراق کی حکومت دینے کے لیے بلا رہے ہیں مگر وہ وہیں خاموش بیٹھے رہے، قاصد نے ان سے بہت اصرار کیا، خالد نے کہا: تھوڑی دیر ٹھرو تا کہ میری قمیص خشک ہو جائے (کیوں کہ انہوں نے وہ قمیص قاصد کے آنے سے تھوڑی دیر پہلے دھوئی تھی اور ان کے پاس اس قمیص کے علاوہ اور کوئی قمیص نہ تھی)

قاصد نے عرض کیا: آپ جلدی سے چل کر حاضری دیجئے، آپ کو تو بہت ساری قمیصوں کی طرف بلایا گیا ہے۔ لہٰذا جب وہ ہشام کے پاس چلے گئے تو ہشام نے ان کو عراق کا گورنر بنا دیا۔ ②

---

①سير أعلام النبلاء: ترجمة: أبو عبد اللّٰه محمد بن إسماعيل البخاري، ج ۱۲ ص ۴۴۸

②الفرج بعد الشدة للتنوخي: الباب السابع، ج۳ ص ۲۱۷

اللہ رب العزت ہر ایک کے ساتھ اُس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہے

ایک شخص مسجد میں آیا امام سے ملاقات کی، اجازت طلب کی کہ مسجد میں رہنا چاہتا ہوں، امام صاحب نے پوچھا کہ کھانا لاؤں کیا کھاؤ گے؟ اس نے کہا میں تو صرف مرغ پلاؤ کھاتا ہوں، امام تو ہوتے ہیں ٹیڑھے دماغ کے، تو وہ ناراض ہو گیا اور کہا ہمارے ہاں مرغ پلاؤ نہیں ہے، اس کے بعد کچھ رات گزری دروازے پر کسی نے دستک دی، امام کا خیال تھا کہ کوئی تعویز یا دم کے لئے آیا ہوگا، بڑبڑاتے ہوئے آیا تو دیکھا کہ ایک عورت مرغ پلاؤ لائی ہے، عورت نے کہا میرا بچہ گم ہوا تھا میں نے مرغ پلاؤ کی نذر مانی تھی، بچہ مل گیا تو مرغ تلاش کرنے میں دیر ہوگئی اور مجھے بنانا نہیں آتا، پڑوسن کی خوشامد کی اور اس کو راضی کیا تو دیر ہوگئی، امام صاحب نے خوشی خوشی مہمان کو اٹھایا تو مہمان نے کہا آپ بھی آجائیں، امام نے کہا کہ میں نے آپ کو لعنت و ملامت کی، اب میں کیسے آپ کے ساتھ کھاؤں۔ تو اس نے کہا کہ میں کل کے لئے نہیں بچاؤں گا اور یہ زیادہ ہے ختم بھی نہیں کر سکتا، اس لئے آؤ ورنہ صبح باسی کھانی پڑے گی۔ تو معاملہ ہر ایک کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ علیحدہ ہوتا ہے، آپ جس طرح گمان کریں گے اس طرح معاملہ ہوگا، ہم نے دنیا کو مقصد بنا رکھا ہے اس پر اتراتے ہیں اس کے لئے دوڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا پیش نظر نہیں ہوتی۔ ❶

نماز کے طفیل کھیت کے لئے پانی کا غیبی انتظام

ایک دیندار کا قصہ یاد آیا کہ وہ جمعہ کے دن اپنی کھیت میں پانی دے رہے تھے کہ جمعہ کی اذان ہوگئی، انہوں نے سوچا کہ پانی کا انتظام کرتا ہوں تو جمعہ جاتا ہے، اور جمعہ کو جاتا ہوں تو پانی کا کام رہ جاتا ہے، بالآخر انہوں نے دین کو دنیا پر ترجیح دی اور کھیت کا کام چھوڑ کر جمعہ کو چلے گئے، جمعہ کے بعد جو آکر دیکھا تو کھیت پانی سے بھرا ہوا، تعجب

---

❶ مجالس علم و ذکر: ج ٢ ص ٢٤٨، ٢٤٩

ہوا تھا، پڑوسی کہنے لگے کہ عجیب بات ہے، ہم اپنے کھیتوں میں پانی دیتے تھے اور ڈول ٹوٹ ٹوٹ کر وہ پانی تمھاری کھیت میں پہنچ جاتا تھا۔ ①

فائدہ: کبھی حق تعالیٰ کی امداد کھلی آنکھوں نظر آتی ہے، انہوں نے نماز کو ترجیح دی تو رب العالمین نے اِن کے کھیت کے لئے غیبی انتظام فرما دیا۔

نماز کے طفیل غیبی نصرت الٰہی

حضرت مولانا مظہر حسین رحمہ اللہ تعالیٰ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک سفر میں کئی دفعہ کنڈیکٹر کو کہا کہ بھائی میں نے نماز پڑھنی ہے وقت جا رہا ہے، لہٰذا کسی جگہ بس کھڑی کر کے مجھے نماز پڑھنے دو، لیکن اُس نے کوئی توجہ نہ دی۔ جب میں نے سختی سے کہا تو اُس کے ڈرائیور نے کہا ہم آگے لیٹ ہو گئے ہیں، بس نہیں کھڑی ہو سکتی۔ نماز قضاء کر لینا یا پھر اُتر جاؤ اور تسلی سے نماز پڑھ کر پیچھے والی بس میں آ جانا۔ خوشاب سے کافی پہلے ایک جگہ بس سواری اُتارنے کے لیے کھڑی ہوئی تو میں بھی اُتر گیا۔ لوٹا میرے پاس تھا، ایک مکان سے پانی لیا اور وضو کرنے لگا۔

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ کنڈیکٹر بار بار کہتا ہے اُستاد جی چلو، اُستاد جی چلو۔ لیکن ڈرائیور بس چلاتا ہے چلتی نہیں، نیچے اترا اور بس کو دیکھا پھر چلانے کی کوشش کی بس نہیں چلتی اور کہتا ہے بس میں کوئی خرابی بھی نہیں اور چلتی بھی نہیں۔ اب سب سواریوں کی توجہ میری طرف ہو گئی کہ اس بزرگ نے بس کو بند کر دیا ہے۔ اتنی دیر میں میں بھی نماز سے فارغ ہو گیا اور بس میں سوار ہو گیا، جب سوار ہوا تو بس چل پڑی، میں نے تو یہی سمجھا کہ یہ سب نماز کی برکت تھی، اللہ تعالیٰ نے نصرت فرمائی لیکن سواریاں میری طرف دیکھتی اور آپس میں باتیں کرتیں کہ یہ کوئی بزرگ ہے جس نے بس کو بند کر دیا۔ کچھ دیر ہوئی کہ ایک آدمی جس نے چھوٹی چھوٹی داڑھی رکھی ہوئی تھی میرے پاس آیا، مصافحہ

---

① حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے پسندیدہ واقعات: ص ۱۴۲

کیا اور کہا آپ کا تعارف۔ میں نے کہا بھائی میں خدا کا بندہ ہوں، میرا نام مظہر حسین ہے چکوال میں رہتا ہوں۔ وہ فوراً سمجھ گیا اور کہا اچھا آپ مولانا مظہر حسین چکوال والے ہیں۔ اُس نے کافی بات چیت کی اور پھر چکوال آنے کا وعدہ کیا۔ ایک دفعہ وہ آدمی جمعہ کے دن آیا، جمعہ کے بعد ملاقات کی، اپنا تعارف کرایا، پھر اپنے گاؤں کے لیے تاریخ لی۔ (حضرت نے نام بتایا تھا اب مجھے یاد نہیں اور وہاں بھرپور بیان ہوا اور اب تک ہوتا ہے)۔ ❶

غیبی نصرتِ الٰہی کے ذریعے جہاز کا لوٹ آنا

اللہ کی مدد غیبی کا ایک واقعہ سنیں اور یہ بمبئی کا واقعہ ہے، جو حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمہ اللہ نے سنایا کہ ایک مرتبہ حاجیوں کو پہنچانے والا آخری ہوائی جہاز بمبئی سے پرواز کر گیا اور تین حاجی تھوڑی سی تاخیر کے سبب رہ گئے۔ جب انھوں نے دیکھا کہ فلائٹ نکل گئی تو رونے لگے، حالتِ احرام میں تھے، بس مصلی بچھایا اور صلوۃ حاجت پڑھ کر رونا شروع کر دیا، کیونکہ وہ آخری جہاز تھا، اس جہاز میں حضرت بھی تھے۔ حضرت نے فرمایا کہ جہاز کو کراچی سے ہوتے ہوئے جدہ جانا تھا اور بمبئی سے کراچی ڈیڑھ گھنٹہ کا راستہ ہے، لیکن پندرہ منٹ کے بعد ہی شہر کی عمارتیں نظر آنے لگیں تو سب حیران رہ گئے کہ اتنی جلدی کراچی کیسے آ گیا۔ اتنے میں جہاز کے کپتان نے اعلان کیا کہ ہم دوبارہ بمبئی پہنچ رہے ہیں کیونکہ جہاز میں کچھ فنی خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ خیر جیسے ہی جہاز زمین سے لگا تو ایئر پورٹ کے عملے نے رونے والوں سے کہا کہ جلدی سے جا کر اپنی اپنی سیٹ پر بیٹھ جاؤ کیونکہ تمہارے ہی آہ و نالوں نے جہاز میں فنی خرابی پیدا کر دی اور جہاز کا رخ بدل دیا۔ آہ کو کمزور مت سمجھو، یہ بڑی زبردست چیز ہے، ساتوں آسمان کو عبور کر لیتی ہے۔ ❷

---

❶ ماہنامہ حق چاریار اشاعت خاص بیاد قاضی مظہر حسین صاحب، ص: ۹۵۵، ۹۵۶

❷ دلچسپ اور ایمان افروز واقعات: ص ۱۵۲

ایک شیر خواہ بچے کے رزق کا انتظام اللہ نے قبر میں کیا

ایک بزرگ عالم دین نے بیان فرمایا کہ ایک شخص اپنے نوعمر بچہ کو ساتھ لے کر نوشہرہ (صوبہ سرحد میں ایک شہر کا نام ہے) کے بازار سے گزر رہا تھا، ایک صاحب نے نصیحت کی کہ اس بچہ کو بازار میں مت لایا کرو کسی کی نظر لگ جائے گی، تو انہوں نے جواب میں کہا کہ یہ بہت قیمتی بچہ ہے اس لئے اس کو اپنے ساتھ رکھتا ہوں، پھر انہوں نے خود اپنا واقعہ سنایا کہ جب مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان کا سفر اونٹ وغیرہ پر طے کیا جاتا تھا، اس زمانہ میں ہم اونٹ پر سوار ہوکر روضۂ اطہر کی زیارت کی غرض سے سفر کر رہے تھے، اس بچہ کی والدہ بھی ساتھ تھیں، جب ہم بدر کے مقام پر پہنچے تو اس کی والدہ کو دردزہ شروع ہوا، ہم قافلہ سے الگ ہوکر ایک طرف ہوگئے حتیٰ کہ ولادت کے دوران اس عورت کا انتقال ہوگیا اور بچہ کے اندر بھی زندگی کی کوئی رمق ظاہر نہیں ہورہی تھی، ماں کو وہیں بدر کے مقام پر دفن کردیا اور قافلہ والوں نے مشورہ دیا کہ بچہ بھی مرا ہوا ہے، اگر ابھی زندگی کے کچھ آثار ہیں بھی تب بھی بچہ زندہ نہیں بچے گا، اس کی امید مت رکھو بس اس کو بھی ماں کے ساتھ قبر میں رکھ دو۔

چنانچہ اس کو ماں کے ساتھ قبر میں چھوڑ کر مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوگئے، سفر مدینہ منورہ سے واپسی پر جب دوبارہ اس مقام پر قافلہ پہنچا تو رات کو بدر ہی کے مقام پر قیام تھا۔

دل میں خیال آیا کہ بچہ کو دیکھ لوں لیکن ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا اور قافلے والے بھی تھکے ماندے سو رہے تھے، ادھر دل بے چین ہو رہا تھا کہ ایک دفعہ دیکھ تو لوں بچہ کس حالت میں ہے؟ مرا ہوا ہے یا زندہ؟ ادھر یہ بھی خوف تھا کہ قافلے والے ناراض ہوں گے طعنہ دیں گے مرے ہوئے بچے کے غم میں خود بھی مرا جارہا ہے، اس لئے ان سے چھپ کر قبرستان پہنچا، اندھیرے میں ٹٹول کر قبر کا پتا لگالیا تو قبر کے اندر سے کچھ

آوازیں آرہی تھیں پہلے تو کچھ گھبراہٹ سی ہوئی جب ہمت کر کے اندر جھانکا تو اللہ اکبر قدرت الٰہیہ کا عجیب کرشمہ دیکھا کہ ماں کی چھاتی میں تازہ دودھ ہے اور بچہ زندہ صحیح سالم ماں کا دودھ پی رہا ہے، میں نے بچہ کو پکڑنا چاہا تو بچہ ماں سے چمٹ گیا، بڑی مشکل سے اس کو قابو کیا اتنے میں قافلے والے بھی بیدار ہو گئے، تو میں نے ان کو آواز دے کر کہا: دیکھو! میرا بچہ ابھی تک زندہ ہے، اللہ خالق ورازق نے اس کی روزی کا کس عجیب وغریب طریقہ سے بندوبست فرمایا، قافلہ والے یہ ماجرا دیکھ کر حیران رہ گئے۔

ہر شخص کی زبان پر یہ بات تھی واقعی حیات وموت اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہی کہ قبضہ قدرت میں ہے، وہی زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے، اپنے بندوں کو محض اپنے فضل وکرم سے روزی پہنچاتے ہیں۔ ①

دیانت دار شخص کی غیبی نصرت الٰہی

قدرت اللہ شہاب صاحب لکھتے ہیں کہ ایک روز ایک پرائمری سکول کا استاد رحمت الٰہی آیا، وہ چند ماہ کے بعد ملازمت سے ریٹائر ہونے والا تھا، اس کی تین جوان بیٹیاں تھیں، رہنے کے لئے اپنا گھر بھی نہیں تھا، پنشن نہایت معمولی ہوگی، اسے یہ فکر کھائے جارہی تھی کہ ریٹائر ہونے کے بعد وہ کہاں رہے گا؟ لڑکیوں کی شادیاں کس طرح ہوسکیں گی؟ کھانے پینے کا خرچ کیسے چلے گا؟ اس نے مجھے سرگوشی میں بتایا کہ پریشانی کے عالم میں وہ کئی ماہ سے تہجد کے بعد رو رو کر اللہ تعالی کی بارگاہ میں فریادیں کرتا رہا ہے، چند روز قبل اسے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جا کر ڈپٹی کمشنر (قدرت اللہ شہاب) کو اپنی مشکل بتاؤ اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

---

① ناقابل فراموش سچے واقعات: ۴۹۳، ۴۹۴

پہلے تو مجھے شک ہوا کہ یہ شخص ایک جھوٹا خواب سنا کر مجھے جذباتی طور پر بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہا ہے، میرے چہرے پر شک اور تذبذب کے آثار دیکھ کر استاد رحمت الٰہی آبدیدہ ہو گیا اور بولا جناب میں جھوٹ نہیں بول رہا، اگر جھوٹ بولتا تو اللہ کے نام پر بولتا، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر کیسے جھوٹ بول سکتا ہوں..؟

یہ سن کر میرا شک پوری طرح رفع تو نہ ہوا لیکن سوچا کہ اگر یہ شخص غلط بیانی سے بھی کام لے رہا ہے تو ایسی عظیم ہستی کے اسم مبارک کا سہارا لے رہا ہے جس کی لاج رکھنا ہم سب کا فرض ہے، چنانچہ میں نے استاد رحمت الٰہی کو تین ہفتہ کے بعد دوبارہ اپنے پاس آنے کے لئے کہا، اس دوران میں نے خفیہ طور پر اس کے ذاتی حالات کا کھوج لگایا اور یہ تصدیق ہو گئی کہ وہ اپنے علاقے میں نہایت سچا، پاکیزہ اور پابند صوم وصلوۃ آدمی مشہور ہے، اور اس کے گھریلو حالات بھی وہی تھے جو اس نے بیان کئے تھے۔

اس زمانے میں کچھ عرصہ کے لئے صوبائی حکومت نے ڈپٹی کمشنروں کو یہ اختیار دے رکھا تھا کہ سرکاری بنجر زمین کے آٹھ مربعے تک ایسے خواہشمندوں کو طویل میعاد پر دیئے جا سکتے ہیں جو انہیں آباد کرنے کے لئے آمادہ ہوں، میں نے اپنے مال افسر کو بلا کر کہا کہ وہ کسی مناسب جگہ کراؤن لینڈ کے ایسے آٹھ مربعے تلاش کرے جنہیں جلد از جلد زیر کاشت لانے میں کوئی خاص دشواری پیش نہ آئے، دیکھتے ہی دیکھتے اس نے پکی سڑک کے قریب نیم آبادی زمین ڈھونڈ نکالی اور استاد رحمت الٰہی کے نام الاٹمنٹ کی ضروری کاروائی کر کے سارے کاغذات میرے حوالے کر دیئے۔ دوسری پیشی پر جب استاد رحمت الٰہی حاضر ہوا تو میں نے یہ نذرانہ اس کی خدمت میں پیش کر کے اسے مال افسر کے حوالے کر دیا کہ قبضہ وغیرہ دلوانے اور باقی ضروریات پوری کرنے میں وہ اس کی پوری مدد کرے۔

تقریباً نو برس بعد میں صدر ایوب کے ساتھ کراچی میں کام کر رہا تھا کہ ایوان صدر میں

میرے نام ایک رجسٹرڈ خط موصول ہوا جو ماسٹر رحمت الٰہی کی جانب سے تھا کہ اس زمین پر محنت کر کے اس نے تینوں بیٹیوں کی شادی کر دی ہے اور وہ اپنے اپنے گھر میں خوش وخرم آباد ہیں، اس نے اپنی بیوی کے ساتھ حج کا فریضہ بھی ادا کر لیا ہے، اور اپنے گزارے اور رہائش کے لئے تھوڑی سی ذاتی زمین خریدنے کے علاوہ ایک کچا سا کوٹھا بھی تعمیر کر لیا ہے، ایسی خوشحالی میں اب اسے آٹھ مربعوں کی ضرورت باقی نہیں رہی، چنانچہ اس الاٹمنٹ کے مکمل کاغذات اس خط کے ساتھ واپس ارسال ہیں تاکہ کسی اور حاجت مند کی ضرورت پوری کی جا سکے۔

میں یہ خط پڑھ کر کچھ دیر تک سکتے میں آ گیا، کیسے عجیب لوگ تھے۔ ❶

ان واقعات سے انداہ لگائیں کہ کسطرح اللہ تعالی نے مسلمانوں کی مختلف اوقات، حالات اور آزمائشوں میں مدد کی، اب وہی اللہ ہے، اب بھی اللہ کی غیبی نصرت و مدد اپنے بندوں کے ساتھ ہوتی ہے، جب زندگی میں تقوی اور اعمالِ صالحہ ہو تو نصرتِ الٰہی باقی رہتی ہے، اور جب اللہ سے دور ہو جائے تو وہ غیبی نصرت سے بھی محروم ہو جاتا ہے، اب اس نصرتِ الٰہی سے محروم کرنے والے اسباب کونسے ہیں، ان کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

نصرت الٰہی سے محرومی کے اسباب

آج کل پوری دنیا میں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے اور یہ ظلم کرنے والے غیر مسلم ہیں، تو مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد کیوں نہیں آتی؟

بلاشبہ یہ سوال آج کل تقریباً ہر دین دار مسلمان کی زبان پر ہے اور اس کے دل و دماغ کو پریشان کئے ہوئے ہے اور اسے سمجھ نہیں آتا کہ اگر مسلمان حق پر ہیں اور یقیناً حق پر ہیں، تو ان کی مدد کیوں نہیں کی جاتی اور ان کے اعداء و مخالفین یہود و نصاریٰ اور کفار و مشرکین، جو یقیناً باطل پر ہیں، اِن کے خلاف اللہ تعالیٰ کا جوشِ انتقام حرکت میں کیوں

---

❶ شہاب نامہ: ص ۴۶۵ تا ۴۶۷

نہیں آتا؟ اوران کوتہس نہس کیوں نہیں کردیا جاتا؟ یا کفار ومشرکین اور یہود ونصاریٰ کو مسلمانوں پر فوقیت وبرتری کیونکر حاصل ہے؟ اوران کواس قدر ڈھیل کیوں دی جارہی ہے؟ اس کے برعکس مسلمانوں کوروز بروز ذلت وادبار کا سامنا کیونکر ہے؟

تو اسکے مندجہ ذیل اسباب ہیں:

(١) اس وقت مسلمان من حیث القوم مجموعی اعتبار سے تقریباً بدعملی کا شکار ہو چکے ہیں۔

(٢) اس وقت مسلمانوں میں ذوقِ عبادت اور شوقِ شہادت کا فقدان ہے، بلکہ مسلمان بھی......الا ماشاءاللہ......کفار ومشرکین کی طرح موت سے ڈرنے لگے ہیں۔

(٣) اس وقت تقریباً مسلمانوں کو دین، مذہب، ایمان، عقیدہ سے زیادہ اپنی، اپنی اولاد اوراپنے خاندان کی دنیاوی راحت وآرام کی فکر ہے۔

(۴) آج کل مسلمان......الا ماشاء اللہ......موت، مابعد الموت، قبر، حشر، آخرت، جہنم اور جنت کی فکر واحساس سے بے نیاز ہو چکے ہیں اور انہوں نے کافر اقوام کی طرح اپنی کامیابی وناکامی کا مدار دنیا اور دنیاوی اسباب وذرائع کو بنالیا ہے، اس لئے تقریباً سب ہی اس کے حصول وتحصیل کے لئے دیوانہ وار دوڑ رہے ہیں۔

(۵) اس وقت......الا ماشاء اللہ......مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد، بھروسہ اور توکل نہیں رہا، اس لئے وہ دنیا اور دنیاوی اسباب ووسائل کوسب کچھ باور کرنے لگے ہیں۔

(٦) جب سے مسلمانوں کا اللہ کی ذات سے رشتہ عبدیت کمزور ہوا ہے، انہوں نے عبادات واعمال کے علاوہ قریب قریب سب ہی کچھ چھوڑ دیا ہے، حتی کہ بارگاہِ الٰہی میں رونا، بلبلانا اور دعائیں مانگنا بھی چھوڑ دیا ہے۔

(٧) جس طرح کفر وشرک کے معاشرہ اور بے خدا قوموں میں بدکرداری، بدکاری، چوری، ڈکیتی، شراب نوشی، حرام کاری، حرام خوری، جبر، تشدد، ظلم اور ستم کا دور دورہ ہے، ٹھیک اسی طرح نام نہاد مسلمان بھی ان برائیوں کی دلدل میں سرتاپا غرق ہیں۔

(٨) معدودے چند، اللہ کے جو بندے، اس غلاظت کدہ میں نور کی کرن اور امید کی روشنی ثابت ہو سکتے تھے، ان پر اللہ کی زمین تنگ کردی گئی، چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ جو مسلمان قرآن و سنت، دین و مذہب کی پاسداری اور اسوۂ نبوت کی راہ نمائی میں زندگی گزارنا چاہتے تھے، انہیں تشدد پسند، دہشت گرد، رجعت پسند اور ملک وملت کے دشمن وغیرہ کہہ کر ٹھکانے لگا دیا گیا۔

(٩) نام نہاد مسلمانوں نے کافر اقوام کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہوکر اور ان کی ترجمانی کا فریضہ انجام دے کر دین و مذہب سے وابستگی رکھنے والے مخلصین کے خلاف ایسا طوفان بدتمیزی برپا کیا اور ان کو اس قدر مطعون و بدنام کیا کہ کوئی سیدھا سادا مسلمان، اسلام اور اسلامی شعائر کو اپناتے ہوئے بھی گھبراتا ہے۔

(١٠) اسلام دشمن میڈیا، اخبارات، رسائل و جرائد میں اسلام اور مسلمانوں کو اس قدر خطرناک، نقصان دہ، ملک وملت کا دشمن اور امن مخالف باور کرایا گیا کہ اب خود مسلمان معاشرہ ان کو اپنانے اور گلے لگانے پر آمادہ نہیں۔

(١١) مادیت پسندی نے نام نہاد مسلمان کو اس قدر متاثر کیا ہے کہ اب اس کو حلال و حرام کی تمیز تک نہیں رہی، چنانچہ... الا ماشاءاللہ ... اب کوئی مسلمان حلال وحرام کی تمیز کرتا ہو، اس لئے مسلم معاشرہ میں بھی، سود، جوا، رشوت، لاٹری، انعامی اسکیموں کا دور دورہ ہے۔

(١٢) جو لوگ سود خوری کے مرتکب ہوں، اللہ تعالیٰ کا ان کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ ظاہر ہے جو مسلمان سود خور ہیں، وہ اللہ تعالیٰ سے حالت جنگ میں ہیں، اور جن لوگوں سے اعلانِ جنگ ہو، کیا ان کی مدد کی جائے گی؟

(١٣) جو معاشرہ عموماً چوری ڈکیتی، مار دھاڑ، اغوا برائے تاوان، جوئے، لاٹری، انعامی اسکیموں اور رشوت پر چل رہا ہو، اور جہاں ظلم وتشدد عروج پر ہو، جہاں کسی غریب کی

عزت و ناموس اور مال و دولت محفوظ نہ ہو، وہاں اللہ کی رحمت نازل ہوگی یا اللہ کا غضب؟ پھر یہ بھی اپنی جگہ حقیقت ہے کہ کفر کے ساتھ حکومت چل سکتی ہے، مگر ظلم کے ساتھ نہیں چل سکتی، اس لئے کہ اللہ کی مدد مظلوم کے ساتھ ہوتی ہے۔ چاہے وہ کافر ہی کیوں نہ ہو اور ظالم چاہے مسلمان ہی کیوں نہ ہو، اللہ کی مدد سے محروم ہوتا ہے۔

(١٤) جس قوم اور معاشرہ کی غذا، لباس، گوشت، پوست حرام مال کی پیداوار ہوں، ان کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا، إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ. وَقَالَ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ.

ترجمہ: اے لوگوں! اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے مومنین کو بھی وہی حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو دیا، اللہ نے فرمایا اے رسولو! تم پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو میں تمہارے عملوں کو جاننے والا ہوں، اور فرمایا: اے ایمان والو! ہم نے جو تم کو پاکیزہ رزق دیا اس میں سے کھاؤ۔

پھر ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو لمبے لمبے سفر کرتا ہے، پریشان بال، جسم گرد آلود، اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف دراز کر کے کہتا ہے، اے رب! اے رب! حالانکہ:

وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ. ①

ترجمہ: اس کا کھانا حرام، اور اس کا پہننا حرام، اور اس کا لباس حرام، اور اس کی غذا حرام۔

فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ؟

ترجمہ: تو اس کی دعا کیسے قبول ہو؟

---

① صحیح مسلم: کتاب الکسوف، باب قبول الصدقة من الکسب الطیب وتربیتها، رقم الحدیث: ١٠١٥

(۱۵) بایں ہمہ وہ مقبولانِ الٰہی، جو مخلوق خدا کی اس مجبوری اور مقہوری پر کڑھتے ہیں، روتے ہیں، بلبلاتے ہیں اور مسلمانوں کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دعائیں کرنا چاہتے ہیں، ان کو بارگاہِ الٰہی سے یہ کہہ کر روک دیا جاتا ہے کہ اپنی ذات کے لئے اور اپنی ضرورت کے لئے دعا کرو، میں قبول کروں گا لیکن عام لوگوں کے حق میں تمہاری دعا قبول نہیں کروں گا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الْمُؤْمِنُ لِلْجَمَاعَةِ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُ، يَقُولُ اللَّهُ: ادْعُ لِنَفْسِكَ وَلِمَا يَحْزُبُكَ مِنْ خَاصَّةِ أَمْرِكَ فَأُجِيبَكَ، وَأَمَّا الْجَمَاعَةُ فَلَا. ①

ترجمہ: لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ مومن، مسلمانوں کی جماعت کے لئے دعا کرے گا، مگر قبول نہیں کی جائے گی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو اپنی ذات کے لئے اور اپنی پیش آمدہ ضروریات کے لئے دعا کر، میں قبول کروں گا، لیکن عام لوگوں کے حق میں قبول نہیں کروں گا، اس لئے انہوں مجھے ناراض کیا ہے۔

(۱۶) پھر یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہئے کہ آسمان سے اچھے یا بُرے فیصلے اکثریت کے عمل اور بدعملی کے تناظر میں نازل ہوتے ہیں، اس لئے بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مسلم معاشرہ کی اکثریت کے اعمال وافعال اور سیرت و کردار کا کیا حال ہے؟ کیا ایسا معاشرہ جہاں دین، دینی اقدار کا مذاق اڑایا جاتا ہو، جہاں قرآن وسنت کا انکار کیا جاتا ہو، جہاں اس میں تحریف کی جاتی ہو، جہاں ان کو من مانے مطالب، مفاہیم اور معانی پہنائے جاتے ہوں، جہاں حدود اللہ کا انکار کیا جاتا ہو، جہاں سود کو حلال اور

---

① الزهد والرقاق لابن المبارك: باب ذم الريا والعجب وغير ذلك، ج ۱ ص ۱۵۵، رقم الحديث: ۴۵۸

شراب کو پاک کہا جاتا ہو، جہاں زنا کاری و بدکاری کو تحفظ ہو، جہاں ظلم و تشدد کا دور دورہ ہو، جہاں مسلمان کہلانا دہشت گردی کی علامت ہو، جہاں بے قصور معصوموں کو کافر اقوام کے حوالہ کیا جاتا ہو، جہاں بدکار و مجرم معزز اور معصوم ذلیل ہوں، جہاں توہین رسالت کو ٹھنڈے پیٹوں برداشت کیا جاتا ہو، جہاں باغیانِ نبوت کو اقتدار کی چھتری مہیا ہو، جہاں محافظین دین و شریعت کو پابند سلاسل کیا جاتا ہو، جہاں کلمہ حق کہنے والوں کو گولیوں سے چھلنی کیا جاتا ہو، جہاں کافر اقوام کی کاسہ لیسی کی جاتی ہو، جہاں یہود و نصاریٰ کی خوشنودی کے لئے مسلم ممالک پر اسلام دشمنوں کی چڑھائی کو سند جواز مہیا کی جاتی ہو، جہاں دینی مدارس و مساجد پر چڑھائی کی جاتی ہو، ان پر بمباری کی جاتی ہو، ہزاروں معصوموں کو خاک و خون میں تڑپایا جاتا ہو، ان پر فاسفورس بم گرا کر ان کا نام و نشان مٹایا جاتا ہو، جہاں مسلمان طالبات اور پردہ نشین خواتین کو درندگی کا نشانہ بنایا جاتا ہو، ان کی لاشوں کی بے حرمتی کی جاتی ہو، ان کے جسم کے چیتھڑے اڑائے جاتے ہوں، ان کو دفن کرنے کے بجائے ان کی لاشوں کو جلایا جاتا ہو، جہاں تاتاری اور نازی مظالم کی داستانیں دہرائی جاتی ہوں، جہاں دین دار طبقہ اور علماء و صلحاء پر زمین تنگ کی جاتی ہو، جہاں اغیار کی خوشنودی کے لئے اپنے شہریوں کے خلاف آپریشن کلین اپ کئے جاتے ہوں، جہاں ہزاروں، لاکھوں مسلمانوں کو اپنے گھروں سے نقل مکانی پر مجبور کیا جاتا ہو، جہاں دین و شریعت کا نام لینا جرم اور عریانی فحاشی، پتنگ بازی اور میراتھن ریس کی سرپرستی کی جاتی ہو، جہاں عریانی و فحاشی کو روشن خیالی و اعتدال پسندی کا نام دیا جاتا ہو، جہاں دینی مدارس بند اور قحبہ خانے کھولے جاتے ہوں، جہاں عوام نانِ شبینہ کے محتاج ہوں اور اربابِ اقتدار بیس لاکھ روپے ایک رات ہوٹل کے قیام کا کرایہ ادا کرتے ہوں، جہاں اپنے اقتدار اور حکومت کے تحفظ کے لئے دین و مذہب اور شرم و حیاء کی تمام حدود کو پھلانگا جاتا ہو،

وہاں اللہ کی رحمت نازل ہوگی؟ یا اللہ کا عذاب وعقاب؟؟؟

بلاشبہ آج کا دور دجالی فتنے اور نئے نئے نظریات کا دور ہے، زمانہ بوڑھا ہو چکا، ہم جنس پرستی کو قانونی جواز حاصل ہو چکا، ناچ گانے کی محفلیں عام ہو چکیں، دیکھا جائے تو یہ قرب قیامت کا وقت ہے، اس وقت مسلمانوں سے اللہ کی حفاظت و مدد اٹھ چکی ہے، مسلمانوں کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں، سچی بات یہ ہے کہ یہ اللہ کی ناراضگی، ظاہر داری، چاپلوسی، انانیت، خود پسندی اور امت کے زوال کا وقت ہے، فتنہ وفساد عروج پر ہیں، خیر سے محروم لوگوں کی کثرت ہے اور خدا کی لعنت وغضب کا وقت ہے، اور یہود ونصاریٰ کی نقالی کامیابی کی معراج شمار ہونے لگی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایسے لوگوں اور معاشرہ کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا قدر و قیمت ہو سکتی ہے؟ چنانچہ ایسے ہی دور کے لوگوں کے بارے میں حدیث شریف میں ہے کہ:

يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ، الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ، وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ، أَوِ التَّمْرِ، لاَ يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً. ①

ترجمہ: نیک لوگ یکے بعد دیگرے رخصت ہوتے جائیں گے، جیسے چھٹائی کے بعد ردی جو یا کھجوریں باقی رہ جاتی ہیں، ایسے ناکارہ لوگ رہ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پرواہ نہیں کرے گا۔

(۱۷) اس کے علاوہ یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ: مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد کا وعدہ ضرور ہے لیکن ساتھ ہی اللہ کی مدد آنے کے لئے یہ شرط بھی ہے کہ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾

(محمد: ۷)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمھاری مدد کرے گا،

---

① صحيح البخاري: كتاب الرقاق، باب ذهاب الصالحين، رقم الحديث: ٦٤٣٤

اور تمھارے قدم جما دے گا۔

لہٰذا جب سے مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد چھوڑ دی ہے، اللہ تعالیٰ نے بھی مسلمانوں سے اپنی رحمت و عنایت اور مدد کا ہاتھ اٹھالیا ہے، چنانچہ آج ہر طرف مسلمانوں پر کافر اس طرح ٹوٹ رہے ہیں جس طرح دسترخوان پر چنے ہوئے کھانے پر لوگ ٹوٹتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا، فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزَعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الدُّنْيَا، وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ. ❶

ترجمہ: وہ وقت قریب آتا ہے، جب تمام کافر قومیں تمہارے مٹانے کے لئے مل کر سازشیں کریں گی اور ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے دسترخوان پر کھانا کھانے والے کھانے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہماری قلتِ تعداد کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوگا؟ فرمایا: نہیں! بلکہ تم اس وقت تعداد میں بہت ہوگے، البتہ تم سیلاب کی جھاگ کی طرح ناکارہ ہوگے، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب اور دبدبہ نکال دیں گے، اور تمہارے دلوں میں بزدلی ڈال دیں گے، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بزدلی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔

بتلایا جائے جس معاشرہ کا یہ حال ہو، اور جن مسلمانوں کے اعمال و اخلاق کا یہ منظر نامہ ہو، وہاں اللہ کی مدد آئے گی یا اللہ کا عذاب؟

---

❶ سنن أبی داود: کتاب الملاحم، باب فی تداعی الأمم علی الإسلام، رقم الحدیث: ۴۲۹۷

تو اللہ کی مدد ونصرت نہ آنے کے یہ اسباب ہیں، اللہ جیسے پہلے موجود تھے اب بھی موجود ہیں، جیسے پہلے قادر تھے اب بھی قادر ہے، لیکن مسلمانوں کی اپنی کمزوری ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان محرومی کے اسباب سے بچائے، اور قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)①

---

① ماہنامہ بینات: مضمون از مولانا سعید احمد جلال پوری شہید رحمہ اللہ، ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۹۹۹ء

مؤلف کی کاوشوں پر ایک طائرانہ نظر

معارف اُم القرآن
قواعد التفسیر
قواعد الفقہ
امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا محدثانہ مقام
علمائے سلف کا شوقِ علم
خواتین اسلام کے ایمان افروز واقعات
کتب سیرت کا تعارف
پڑوسیوں کے حقوق
اُصولِ ہدایہ
اسلام کا نظامِ امن
اسلام کا نظامِ مساجد
اسلام کا نظامِ تربیت
کتب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف
خلیفہ اول کی باتیں
قبولیت دعا
حفظِ حدیث
درس ختم بخاری
مقدمہ صحیح بخاری
کتب حدیث کا تعارف
کامیاب استاذ کے ۱۰۰ اعمال و اوصاف
خلیفہ دوم کی باتیں
قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت
خلیفہ سوم کی باتیں
مختصر اعمال اُن کے فضائل
پسندیدہ و ناپسندیدہ افراد
خلیفہ چہارم کی باتیں
قرآن وحدیث کی روشنی میں گناہوں کو مٹانے والے اعمال
ادارۃ المعارف کراچی

Designed & Printed By: Shafaq Urdu Bazar Karachi. 0321-2037721

مولانا محمد نعمان صاحب کے علمی و تحقیقی بیانات و دروس کے لئے اس وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں: **03112645500**

اسٹاکسٹ

مکتبۃ المتین نزد المتین جامع مسجد گلزار کالونی کورنگی کراچی
0311-2645500

ادارۃ المعارف کراچی
(احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی، کورنگی انڈسٹریل ایریا- کراچی)
021-35123161,021-35032020,0300-2831960

مولانا محمد ظہور صاحب
(جامعہ سراج الاسلام، پارہوتی، مردان)
0334-8414660,0313-1991422